

Classic Urdu Material

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کنزئی از سروت نور

تاریک انخبان گلیوں میں اندھا دھند بھاگتے ہوئے اس نے خوفزدہ
نظروں سے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ خوفناک کتوں کی آواز سے اس کا
سارا وجود کانپ اٹھا تھا۔ ایک جھٹکے سے رخ موڑنے ہوئے اس نے
خوفزدہ نظروں سے ارد گرد موجود بند دروازوں کا جائزہ لیا۔
اس نے مدد کے لیے چلا کر مدد کے لیے استدعا کی۔
اسکی ٹانگیں بھاگ بھاگ کر شل ہونے لگی تھیں۔ بے تحاشا
پھولتی سانس اور جلتا ہوا خشک حلق اسکی برداشت کو آخری حد
تک لے آیا تھا۔

Classic Urdu Material

اچانک اس کا پاؤں حنا دار جھاڑیوں میں الجھا اور وہ منہ کے
بل گری

بیہوش ہونے سے پہلے اس نے ایک کھلے دروازے سے کسی کو اسکی
مدد کے لیے اپنے قریب آتے دیکھا اور اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا

اٹھارے گھنٹے سے بیہوش رہنے کے بعد اس نے اپنے اطراف
میں دیکھا اسکی سانس دھونکتی کی طرح چل رہی تھی جبکہ
ہونٹ بالکل سوکھے پڑے تھے۔۔

اس نے بے قراری سے اپنے سر کو جنبش دینا چاہی لیکن
اس کوشش میں بے اختیار کراہ اس
کے لبوں سے نکل گئی

اس کی آواز پر اپنے کام میں مصروف نرس نے پلٹ کر اسکی
طرف دیکھا۔۔

Classic Urdu Material

اسے ہوش میں آتا دیکھ کر وہ تیزی سے اس کے قریب چلی آئی تھی۔۔۔
وہ ہر طرح کی پہچان سے عاری حالی نظروں سے نرس کو دیکھتی
ہوئی متوحش آواز میں بولی۔۔۔

مجھے نکالو یہاں سے۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔ گھر جانے دو۔۔۔
نرس نے تسلی آمیز انداز میں اس کا ہاتھ ہٹا لیا۔۔۔ اور بولی
ریلیکس

ریلیکس

کسنزئی اچانک بے قابو ہو کر زور سے چلانے لگی

بچاؤ

بچاؤ

بچاؤ

اس کے ہسٹیرائی انداز نے نرس کے ہاتھ پاؤں پھلادے

Classic Urdu Material

اس نے سرعت سے آگے بڑھ کر ایمر حبسنی کی بیل کا بٹن دبا دیا

ایمر حبسنی کی بیل بجتے ہی چند سیکنڈ میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر
مع اسٹاف وہاں بھاگے چلے آئے تھے۔۔۔ اسکی بگڑی حالت کے
پیش نظر ڈاکٹر نے اسے سکون آوارا انجیکشن لگادیا تھا جس کے زیر اثر
وہ تھوڑی میں ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔

ڈاکٹر فرح اس نازک سی لڑکی کو بہت دکھ سے دیکھتی ہوئی نرم لہجے
میں پوچھتی ہے

تمہارا نام کیا ہے؟؟

کسنزئی

وہ تکیوں کے سہارے نیم دراز تھی

ڈاکٹر فرح نے مسکراتے ہوئے پوچھا

کہاں رہتی ہو؟؟؟

Classic Urdu Material

یہ حادثہ کیسے پیش آیا؟؟؟

وہ کیسے بتاتی کہ یہ اسکے حبان سے پیارے بھائی کے گناہوں کی سزا ہے

اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے

ڈاکٹر فرح کے بہت اصرار پر اس نے دھیرے دھیرے سے کہنا شروع کیا کنزئی۔۔

کیا مجھے موبائل فون مل سکتا ہے؟؟؟ کنزئی نے ہچکچاتے ہوئے ڈاکٹر فرح کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔ ڈاکٹر فرح نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنا موبائل کنزئی کی طرف بڑھا دیا۔۔

ڈاکٹر فرح کے ہاتھ سے موبائل فون لے کر کنزئی نے کچھ سوچتے ہوئے منور صاحب کا نمبر پر لیس کیا۔۔

ھیلو۔۔ دوسری جانب سے کال فورن ریسو کر لی گئی۔

Classic Urdu Material

ھیلو بابا۔۔ کنزئی کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔۔

کنزئی

کنزئی میری جان یہ تم ہونا؟؟؟

کنزئی کی آواز ہچکیوں میں تبدیل ہو گئی

کیا ہوا ہے بابا کی جان کہاں ہو تم؟؟؟

کنزئی کی بگڑتی ہوئی حالت کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر فرح نے موبائل

کنزئی کے ہاتھ سے لے لیا

اور منور صاحب کو ہسپتال کا نام بٹاتے ہوئے جلد ہسپتال آنے کا بول کر

کنزئی کو ٹریٹمنٹ دینے لگی۔۔

کنزئی مل گئی ہے اور ہسپتال میں ہے۔۔ منور صاحب کا یہ جملہ

پورے گھر میں زندگی کی ایک نئی لہر پیدا کر گیا۔۔

Classic Urdu Material

کہاں ہے میری بچی؟؟ نسیم بیگم نے منور صاحب سے بے تابی سے
پوچھا

ہسپتال میں۔۔ منور صاحب نے مختصر جواب دیتے ہوئے عمر
اور دانیال صاحب کو ہسپتال چلنے بولا
میں بھی آپکے ساتھ چلتا ہوں ماموں جان۔۔ تیمور نے التجائی انداز
میں بولا۔۔

ٹھیک ہے چلو۔۔ منور صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔
آن لوگوں کے جانے کے بعد نسیم بیگم، ذکیہ بیگم اور بشری
کے ساتھ عدیل کے کمرے میں آگئیں جہاں ملیحہ بیگم اور
مشال پہلے سے موجود تھیں۔۔

بڑی امی کنزئی کہاں ہے؟؟؟ مشال نے نسیم بیگم سے آہستہ سے
پوچھا

Classic Urdu Material

ہسپتال میں۔۔۔ نسیم بیگم نے بھی آہستہ سے کہا اور اپنے بیہوش
بیٹے عدیل کو دیکھا جو اپنی بہن کنزئی کے کھو جانے کی وجہ سے
اپنے حواس کھو چکا تھا

منور صاحب نے ہسپتال میں داخل ہوتے ہوئے عمر سے
ریسیشن پر کنزئی کا معلوم کرنے کا بولا
عمر کنزئی کا کمرہ معلوم کرو۔۔۔ منور صاحب کی آواز میں بے
تابی تھی۔۔۔

جی اچھا ماموں۔۔۔ عمر نے ادب سے جواب دیا اور ریسیشن کی
حباب بڑھ گیا۔۔۔

جی میں کیا مدد کر سکتی ہوں آپ کی؟؟؟ ڈیوٹی پر موجود نرس نے
مہذبانہ انداز میں عمر سے پوچھا

Classic Urdu Material

جی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمیں یہاں سے کنزئی کی کال آئی تھی۔۔۔ ڈاکٹر
فرح نے بات کی تھی۔۔۔ کیا آپ مجھے کنزئی کے بارے میں
بتا سکتی ہیں کہ ان کا کمرہ نمبر کیا ہے؟؟؟؟
وہ جو کل رات بیہوشی کی حالت میں لائی گئی تھی؟؟؟ نرس نے عمر
کو دیکھتے ہوئے پوچھا

جی۔۔۔۔۔ عمر نے مختصر جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔
عمر کے جی کہنے کے بعد نرس نے عمر کو جواب دینے کے
بجائے انٹرکام پر ڈاکٹر فرح کو ان کے آنے کی
اطلاع دی۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے ہدایت سننے کے بعد انسٹرکام واپس رکھتے ہوئے عمر کی طرف متوجہ ہو کر اس نے اسے ڈاکسٹرفرح کا انتظار کرنے کا کہتے ہوئے اسے سامنے صوفے پر بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔

Classic Urdu Material

عمر، منصور صاحب کی طرف بڑھا اور انہیں ڈاکٹر فرح کا پیغام دیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں ڈاکٹر فرح نے ریسپشن پر موجود نرس سے کنزئی سے ملاقات کیلئے آنے والے کے بارے میں معلوم کیا۔۔۔۔
نرس نے عمر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر فرح کو بتایا کہ وہ ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر فرح کو اپنی جانب آتا دیکھ کر منصور صاحب، دانیال صاحب، عمر اور تیمور جلدی سے ڈاکٹر فرح کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

کیسی ہے میری بچی؟؟؟؟؟ منصور صاحب نے بے تابی سے پوچھا
اسکی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے دکھ سے آہستہ سے کہا

کیا ہوا ہے میری بچی کو؟؟؟؟؟ منصور صاحب نے پوچھا

Classic Urdu Material

آپ کون ہیں کسنزئی کے؟؟؟؟ منور صاحب کو جواب دینے کے
بجائے ڈاکٹر فرح نے منور صاحب اور عمر سے ایک ساتھ پوچھا

جی یہ کنزئی کے والد ہیں اور یہ کنزئی کے منگیترا ہیں اور میں کنزئی
کا کنزن ہوں

اور یہ کنزئی کے چچا ہیں عمر سب کا تعارف ڈاکٹر فرح سے کروایا

اوہ۔۔۔۔۔ کسنزئی کو اس وقت آپکی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔۔۔
ڈاکٹر فرح نے تیمور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مگر اسے ہوا کیا ہے؟؟؟ آپ بتاتی کیوں نہیں ہیں؟؟؟
منور صاحب نے ایک انجانے خوف سے گھبراتے

ہوئے ڈاکٹر فرح سے یوچھا

Classic Urdu Material

آپ لوگ آئیں میرے ساتھ۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے نرم لہجے
میں کہا۔۔۔

اور انھیں لے کر ڈاکٹر روم میں چلی آئیں۔۔۔
بیٹھیں پلیز۔۔۔ ڈاکٹر روم میں موجود کرسیوں کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

خدا کے لیے آپ بتائیں کہ میری بچی کو ہوا کیا ہے۔۔۔
منور صاحب نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا
اسکا گینگ۔۔۔ ریپ۔۔۔ ہوا۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے بمشکل
اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا۔۔۔

منور صاحب کو اپنے اطراف میں آندھرا ہوتا محسوس ہوا۔۔۔
تیمور کی حالت بھی منور صاحب سے مختلف نہیں تھی۔۔۔

دانیال صاحب نے ہسپتال کی چھت خود پر گرتی ہوئی محسوس کی

Classic Urdu Material

عمر کی حالت بھی ان سے مختلف نہیں تھی۔۔۔۔۔
کتنے ہی گھنٹے ڈاکٹر روم میں موت کی سی خاموشی رہی۔۔۔۔۔
ڈاکٹر فرح نے ان سب کو اکیلا چھوڑ دیا تھا وہ جانتی تھی کہ یہ سب کچھ
برداشت کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔۔
میں کنزئی سے مل کر آتا ہوں۔۔۔۔۔ کئی گھنٹے کی خاموشی عمر
نے توڑی۔۔۔۔۔
کسی کو تو حوصلہ دکھانا تھا سب کچھ سنبھالنے کیے لئے۔۔۔۔۔ یہی سوچ کر
عمر نے خود پر کنٹرول کیا اور
منور صاحب اور دانیال صاحب کی جانب دیکھ کر بولا۔۔۔
میں کیسے دیکھوں گا اپنی بیٹی کو اس حال میں۔۔۔۔۔ منور صاحب
نے بھرائی ہوئی آواز میں دانیال صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

حوصلہ کریں بھائی صاحب ہمیں ہمت سے کام لینا ہے۔۔۔ کنزئی
کو بھی تو ایسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔ دانیال صاحب کو اپنا لہجہ
کھوکھلا لگا۔۔۔

کنزئی کے نام پر منور صاحب کی آنکھیں بھیگ گئیں
آہ۔۔۔ میری معصوم بچی۔۔۔

منور صاحب نے تیمور کی طرف دیکھا۔۔۔
تیمور ابھی تک وہاں دیکھ رہا تھا جہاں کھڑے ہو کر ڈاکٹر فرح نے یہ
قیامت خیز خبر دی تھی

عمر نے تیمور کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو پکارا
تیمور۔۔۔

تیمور ایک دم نیند سے ایسے چونکا جیسے گہری نیند سے بیدار ہوا ہو۔۔۔
اور بنا کچھ بولے حنائی نظروں سے بھائی کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

Classic Urdu Material

تم منور ماموں اور دانیال ماموں کو گھر لے جاؤ میں کنزئی کے پاس ہو۔۔۔ اور ڈاکٹر صاحب سے پوچھ کر اسے ساتھ لے کر آتا ہوں۔۔۔ عمر ضبط کی آخری حد پر کھڑا تھا اور بڑے ہونے کے ناطے سب کو سنبھالنے کے لئے خود کو تیار کر چکا تھا۔۔۔ نہیں میں رو کو نگاہیں بھائی آپ ان لوگوں کو لے کر گھر جائیں۔۔۔

تیمور کی آواز نے ناصر ف۔ دانیال صاحب اور عمر کو حوصلہ دیا بلکہ منور صاحب نے احسان مندی اور محبت کے ساتھ اپنے بھانجے کو دیکھا جس کے دودن پہلے انہوں نے اپنی بیٹی کی مسگنی بڑی دھوم دھام سے کی تھی۔۔۔

یہ صرف بڑوں کا فیصلہ نہیں تھا بلکہ کنزئی اور تیمور بھی ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور یہ بات گھر کے سبھی افراد جانتے تھے۔۔۔



منور صاحب اور دانیال صاحب کا شمار شہر کے نامی گرامی
کامیاب بزنس مینوں ہوتا ہے
منور صاحب اور نسیم بیگم کے دو بچے کنزئی اور عدیل ہیں۔۔۔
ارسلان، مثال اور بشری دانیال صاحب اور ذکیہ بیگم کی اولاد
ہیں۔۔

جبکہ عمر اور تیمور منور صاحب کی بیوہ بہن ملیحہ بیگم کے بچے ہیں جو کہ
منور صاحب اور دانیال صاحب کے ساتھ ہی ان کے گھر میں اوپر
والے پورشن میں رہتی ہیں۔ منور صاحب کے گھر کی خواتین نے اپنے گھر
کی بچیوں

کی تربیت بہت ہی اسلامی طریقے سے کی تھی....

ادب و لحاظ والی یہ لڑکیاں نہ صرف اپنے ظاہری حسن و

Classic Urdu Material

جمال کے لیے اپنی مثال آپ تھیں.. بلکہ انکے تعلیمی قابلیت کے بھی
حساندان بھر میں چرچے تھے...

کسنزئی اور مثال ہم عمر ہونے کے ساتھ ساتھ ان دونوں
میں کافی ذہنی ہم آہنگی تھی یہ ہی وجہ تھی دونوں
کی بنتی بہت تھی....

جبکہ ارسلان اور عدیل بھی ہم عمر تھے مگر دونوں کے
مزاج... دونوں کے شوق اور پسند میں زمین آسمان کا
فرق تھا... یہ ہی وجہ تھی کہ دونوں کا جب آمناسامنا
ہوتا کسی نہ کسی بات پر بحث ہوتی رہتی تھی...

عمر اور تیموز دونوں اپنی تعلیم مکمل کر چکے تھے اور
اب منور صاحب اوزدانیال صاحب کے بزنس میں انکا
ہاتھ بٹاتے تھے...

Classic Urdu Material

تیموز ایک کم گواوز چھا جانے والی شخصیت کا مالک تھا
اپنی ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے نہ صرف وہ منور صاحب
اور نسیم بیگم کو پسند بلکہ انکی لازلی بیٹی بھی اسکو
دل و جان سے چاہتی تھی....
تیمور بھی اس کے لیے پسند کے جذبات رکھتا تھا....
عمر اوز تیمور کی طرح ازسلان نے بھی اپنی تعلیم مکمل
کر کے آفس جانا شروع کر دیا تھا...
جبکہ عدیل ابھی اتنی جلدی آفس جانے کے جھنجھٹ میں
نہیں پڑنا چاہتا تھا....
اس لیے منور صاحب نے کسنزئی اوز مشال کو کالج لانے اور
لے جانے کی ذمہ داری عدیل کو سونپ رکھی تھی....
عدیل باپ اور چچا کے بعد کسی کی بات مانتا تھا وہ

Classic Urdu Material

تھی اسکی بہن کسنزی...

کسنزی پر وہ حبان چھڑکتا تھا....

دونوں بہن بھائیوں کا مثالی پیار تھا.....

عدیل گھروالوں کی نظر میں ایک شرابی، مہذب اور

ادب و لحاظ والا لڑکا تھا

جبکہ اسکا ایک اور روپ تھا جو صرف علم صرف اس کے

قریبی دوستوں کو تھا وہ تھا

ایک عیاش اور بگڑے ہوئے لڑکے کا....

باپ کے پیسے وہ اکثر اپنی اور اپنے

دوستوں کی عیاشی پوری کرنے کے

لیے استعمال کرتا تھا.... اسکا یہ روپ اس لیے ابھی تک اس کے گھروالوں

سے چھپا تھا کیوں کہ وہ اسی خوشامیشت

Classic Urdu Material

پوری کرنے کے لیے گھر سے دوستوں کے ساتھ شہر
سے باہر جاتا تھا....

حد ہوتی ہے ہر بات کی یہ دونوں تو ہر وقت ہی لڑائی جھگڑا
کرتے رہتے ہیں... ذکیہ بیگم نے غصے سے کمرے میں داخل
ہوتے ہوئے غصے سے دانیال صاحب اور دانیال صاحب کے ساتھ
بیٹھی بشریٰ سے کہا....
خیریت کس کی لڑائی ہوگی؟؟ دانیال صاحب نے غصے سے بھری بیوی
کو مخاطب کرتے ہوئے کہا....
ارسلان اور عدیل کی.... ذکیہ بیگم نے جواب دیا
مگر کس بات پر ہوئی آخر.... دانیال صاحب نے خیریت سے
پوچھا.....

Classic Urdu Material

آپکو تو پتا ہے کہ عدیل کنزئی اور مثال کو کالج چھوڑ کر آکر پھر سوچتا ہے.... ذکیہ بیگم نے کہا

ہاں تو پھر... دانیال صاحب نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا انہیں ذکیہ بیگم کی ہر بات کے تفصیل میں جانے والی عادت سے سخت چڑھتی...

پھر کیا آج اسے اٹھنے میں دیر ہوگی تھی وہ جلدی سا اٹھا اور پہنے والی شرٹ بیڈ پر رکھ کر باتہ گیا منہ ہاتھ دھونے ارسلان نے اس کے کمرے میں گھس کر اس سے بغیر پوچھے اس کی شرٹ اٹھا کر پہن لی...

ایک تو بے چارے کو پہلے ہی دیر ہو رہی تھی اوپر سے ارسلان کی اس حرکت کی وجہ سے اور دیر ہوگی پھر کیا ہوا... ذکیہ بیگم جب سانس لینے کو روکیں تو بشریٰ

نے جلدی پوچھا

ہونا کیا تھا دونوں کے بیچ جنگ ہوگی وہ تو بھابھی بیگم بیچ

میں آگیاں ورنہ تو ہاتا پائی ہو حبانہ تھی...

یہ تو بہت غلط کیا ارسلان نے.... دانیال صاحب کو بھی

بیٹے کی حرکت پر افسوس ہوا...

اور نہیں تو کیا بہت غلط کیا ہے ارسلان نے... ذکیہ بیگم

ایک بار پھر غصے میں آگیاں

تم کیوں اپنا بی بی ہائی کر رہی ہو.... بیوی کو پھر غصے

میں آتا دیکھ کر دانیال صاحب نے کہا

آپ ارسلان کو سمجھائیں... انہوں نے شوہر کی طرف دیکھ

کر کہا...

اچھا ٹھیک ہے میں بات کروں گا.... دانیال صاحب نے ان سے

کہا..

ارسلان ہے کہاں.... انہوں نے بیوی سے پوچھا

باہر گیا ہے ابھی نکل کر....

اور عدیل.... وہ بچپیوں کو لینے گیا ہے....

اللہ یہ عدیل ابھی تک آئے کیوں نہیں.... مشال نے اپنی ہینڈ

واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کنزئی دے کہا

رکومیس بھائی کو کال کر کے پوچھتی ہو ب.... کنزئی نے

چپس کھاتے ہوئے مشال کو جواب دیا

اور بیگ سے موبائل نکالنے لگی...

شکر ہے تم لوگ بھی ابھی یہیں ہو... انکی کلاس فیلو

اور کنزئی کی ہم نام لڑکی کنزئی امتیاز نے ان کے قریب

آکر بولا

ہاں یار پتا نہیں بھائی کہاں رہ گئے ہیں رو کو میں انہیں کال
کر لوں...

چلو چلو لڑکیوں جاو تمہارا بھائی آگیا ہے اور تمہارا بھی
ابو بولا رہا ہے... کالج کے چوکیدار گل خان نے انکے قریب
آکر بولا...

تینوں ایک ساتھ باہر کی جانب بڑھیں.....
عدیل کی نگاہ سامنے سے کنزئی اور مثال کے ساتھ
آتی لڑکی پر پڑی... اتنا حسین چہرہ....

عدیل نے دل ہی دل میں اس کے حسن کی داد دی...
وہ لڑکی عدیل کی حالت سے بے خبر اپنے والد امتیاز صاحب
کے ساتھ بانیٹ پر بیٹھ کر حاسپی تھی....

Classic Urdu Material

اتنی دیر کیوں ہوگی آج..... کسنزئی نے گاڑی کافرنت ڈور
کھولتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے عدیل سے پوچھا
آنکہ ہی دیر سے کھولی اوپر سے ارسلان کے بچے نے
میری شرٹ پہن لی... عدیل نے گاڑی چلاتے ہوئے تفصیل
دے بتایا...

اللہ مثال ہم کو آج کالج سے گھر جاتے ہوئے تھوڑی
دیر کیا لگ گی ارسلان کے تو بچے بھی ہو گئے...
ہی ہی ہی..... مثال کسنزئی کے اس طرح کہنے پر کھلکھلا کر ہنس
پڑی....

عدیل نے گھور کر مصنوعی غصے سے بہن کو دیکھا
کسنزئی نے ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے بھائی کی طرف دیکھتے ہوئے
پوچھا...

Classic Urdu Material

اچھا یہ ہی بتا دو کہ بچے ہیں کتنے...

ہا ہا ہا.... مثال سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا

تھا....

عدیل بھی اسکی اس انداز سے پوچھنے پر مسکرا دیا...

تم پٹ حباوگی میرے ہاتھوں سے عدیل نے ہنستے ہوئے

پیار سے بہن کو دیکھا...

آپ اور مجھے ماریں گے... اس نے اپنی گھنی پلکوں کو

جھپکاتے ہوئے بھائی سے حیران ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے پوچھا

کبھی نہیں... ایسا میں سوچ بھی نہیں سکتا... عدیل نے

جلدی سے اپنی حبان سے پیاری بہن کو دیکھ کر کہا

عدیل کے اس طرح کہنے سے کنزئی نے غرور اور محبت سے

اپنے پیارے بھائی کو دیکھا... اور گاڑی سے باہر دیکھنے

لگی.....

اس بات سے بے خبر کہ جو بھائی اپنی بہن کو تکلیف دینے
کا سوچ بھی نہیں سکتا وہ ہی اپنی اس بہن کو اتنے بڑے
عذاب میں مبتلا کر دے گا کہ اسکی کسک زندگی بھر اسکی
حبان سے پیاری بہن سہتی رہے گی..... گھر میں داخل ہوتے ہی
کنزئی اور مثال نے

بھوک لگی ہے کاشور محپا دیا.....

کبھی تو گھر میں سکون سے داخل ہو جایا کرو... بشری نے
شور محپاتی ہوئی کنزئی اور مثال کو کہا....

اللہ قسم سے اتنی بھوک لگی ہے.... کنزئی نے معصومیت

سے کہا... اور چو لھے پر رکھی ہوئی پتیلی کو دیکھتے ہوئے

پوچھا...

Classic Urdu Material

کیا پکا ہے آج....

آلو گوشت... بشری کی جگہ ملیحہ بیگم نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا....

ہائے پھوپھو جلدی سے منہ میں ڈال دیں قسم سے سخت

بھوک لگی ہے... کنزئی نے لاڈ سے کہا

اچھا اچھا میں ملازمہ سے کہ کر کھانا لگواتی ہوں تم دونوں

جلدی سے فریش ہو کر آؤ... ملیحہ بیگم نے ہنستے ہوئے جواب دیا

ان دونوں کو کمرے میں بھیج کر ملیحہ بیگم نے ملازمہ کو

کھانا لگوا کر سب کو بلانے کا بول کر خود نسیم بیگم کے

پاس انکو بلانے چلی آئیں....

اگلے دن عدیل کنزئی اور مثال کو لینے کالج پہنچا اور

چوکیدار سے اپنی بہن کو بولانے کا بول کروا پس

Classic Urdu Material

گاڑی میں آکر بیٹھ کر انکا انتظار کرنے لگا....

تھوڑی دیر میں کنزئی اور مثال کے ساتھ وہ ہی لڑکی باہر
آئی جسکو اسنے کل بھی دیکھا تھا....

تینوں لڑکیاں آپس میں کسی بات پر ہنستی ہوئی کالج سے
باہر آرہی تھیں.... عدیل تھوڑی دیر کے لیے اسکی ہنسی
میں کھو گیا تھا....

مطلب کنزئی اس کو جانتی ہے... یہ سوچ کر عدیل دل ہی دل
میں خوش ہوا....

دونوں کو گھر پر چھوڑ کر ابھی آیا کا پیغام کنزئی کے ہاتھ
ماں کو پیغام بھجو کر اپنے دوست احسن کے پاس چلا آیا...
احسن کا تعلق بھی اچھے گھرانے سے تھا مگر اسکے اور
عدیل کے شوق ایک جیسے تھے جسکی وجہ سے عدیل کی

Classic Urdu Material

اس سے بنتی بہت تھی... دونوں ایک دوسرے کے رازدار تھے....

عدیل ابھی تک اس لڑکی کی ہنسی میں کھویا ہوا تھا...

کہاں گم ہے میرا یار... احسن نے عدیل کا کاندھا ہلا

پوچھا...

یار ایک لڑکی ہے.... عدیل نے بظاہر احسن کو دیکھتے ہوئے

اس لڑکی کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا

اچھا تو پھر کیا ہوا اس لڑکی کو.... احسن نے پوچھا

یار بڑی حسین ہے... عدیل کے سامنے اس کا سراپا لہرا گیا

تجھے پسند آگئی ہے کیا.. احسن نے حیرت سے کہا

کیونکہ وہ حبان تھا کہ عدیل کی مسکنی اس کی کزن سے

ہو چکی ہے...

نہیں یار بس اچھی لگی ہے... عدیل نے کسینگی سے آنکھ

Classic Urdu Material

مارتے ہوئے کہا

احسن اس کے انداز پر ہنس پڑا...

پھر مسئلہ کیا ہے....

احسن نے عدیل سے پوچھا...

یار ایک تو وہ میری بہن کے کالج میں پڑھتی ہے دوسرے وہ

دونوں ایک دوسرے کو جانتیں ہیں.. عدیل نے اصل بات

بتائی

تو چھوڑ پھر اسے یار... احسن نے اسے مشورہ دیا....

یہ ہی تو نہیں کر سکتا یار تو کچھ سوچ یار.. کہ گھر میں کسی کو خبر بھی نہ ہو اور

ہمارا نام بھی نہ آئے اور کام

بھی ہو جائے.... عدیل نے احسن سے کہا

Classic Urdu Material

چل تو فکرنہ کر سوچتے ہیں کچھ... احسن نے عدیل کو تسلی دیتے ہوئے
سوچتے ہوئے بولا

تو کسی طرح اپنی بہن سے نام معلوم کر اسکا...
اور یہ کہ وہ اسی کی کلاس میں پڑھتی تھی یا صرف
اس روز ہی اتفاق سے ملی تھی... احسن نے کچھ سوچتے
ہوئے عدیل کو بولا

عدیل نے اسکی بات سمجھ کر سر ہلایا....
جل میں چلتا ہوں کل ملتے ہیں پھر...
ٹھیک ہے... احسن سے ہاتھ ملا کر وہ گھر کی طرف آنے
کے لیے گاڑی میں بیٹھ گیا....

گھر میں تیمور اور کنزئی کے رشتے کی بات چل رہی تھی...
اب تمہیں تیمور بھائی سے پردہ کرنا چاہئے... مثال نے

Classic Urdu Material

دادی اماں کی طرح کہا

کیوں میں کیوں کروں پردہ ہاں تم کون سا پردہ عدیل سے
پردہ کرتی ہو... کسنزئی نے ادے یاد دلایا

ہاں تو عدیل کو پسند نہیں ہے کہ میں ان سے پردہ کروں
مثال نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے جواب
دیا.....

مثال....

دروازے پر کھڑے ہو کر تیمور نے مثال کو پکارا...

اور مثال کو جواب دیتی ہوئی کسنزئی جلدی سے رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی....

آپ اندر نہیں آ سکتے آپکا پردہ ہے.... مثال نے بڑوں کی طرح

تیمور سے کہا اور خود کسنزئی کے سامنے کمر پر ہاتھ رسہ کر کھڑی ہو گئی تاکہ
تیمور کسنزئی کو نہ دیکھ سکے...

Classic Urdu Material

ارے میں تو تم کو بولنے آیا تھا چھوٹی مامی
بولار ہی ہیں تم کو.... تیمور نے ذکیہ بیگم کا پیغام دیا...
ارے مارے گئے امی بولار ہی ہیں....
مثال دکیہ بیگم کا نام سن کر بھاگ گئی...
تیمور ہنستے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور
کسنزئی کے قریب آکر آہستہ سے بولا
مبارک ہو کسنزئی....
تم خوش ہونا.... تیمور نے کسنزئی کی جانب دیکھ کر پوچھا
کسنزئی اب بھی رخ موڑے کھڑی تھی..
وہ جو تیرگی سی چہار سو
وہ سمٹ گئی
وہ جو برف ٹھری تھی روبرو

وہ جو بے دلی تھی ہر طرف
وہ زندہ دلی میں بدل گئی
تیری اک ہاں سے جل اٹھے
جو چراغِ حباں تھے بجھے ہوئے
تیمور کو حباں نے کہاں سے پڑھی ہوئی کسی کی نظمِ احپانک
یاد آگئی تجی جو اس وقت کسنزی کے سامنے اس کے حال
دل کی ترجمانی کر رہی تھی....
آپ کو شاعری سے کب سے دلچسپی ہو گئی....
کسنزی نے نظم سن کر رخ موڑے شرماتے ہوئے کہا..
پتا نہیں میں بے یقین کیوں ہونے لگتا ہوں.. جیسے یہ کوئی خواب
ہو آنکھ کھولی تو بکھر جائے گا..... تیمور نے کسنزی
کے سامنے آکر اسکو دیکھتے ہوئے کہا....

Classic Urdu Material

تیمور کے اس طرح سامنے آکر یہ سب کہنے سے کنزئی کے
جہرے پر حیاء کے رنگ بکھر گئے جو اسے اور بھی
سین بنا رہے تھے....

تیمور بھائی.... مشال کی آواز پر دونوں ایک دم چونک اٹھے
کیا ہوا... تیمور نے مصنوعی غصے سے گھور کر کہا
امی نے تو نہیں بلایا تھا مجھے.... مشال نے تفتیشی انداز
سے تیمور سے پوچھا....

اجھا تو نہیں بلایا ہوگا.... تیمور آرام سے کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا.....
اللہ تیمور بھائی آپ کتنے جھوٹے ہیں... مشال نے اسے حبا
دیکھ کر زور سے چلا کر کہا
مگر حبانے والا حبا چکا تھا
مشال نے کنزئی کو گھور کر دیکھا...

Classic Urdu Material

کسنزئی.. مثال کر گھورنے پر کھلکھلا کر ہنس پڑی
تم لوگ آکر کیم کھانے چلو گی.... عدیل نے جھانک کر دونوں کو
مخاطب کیا....

نیکسی اور پوچھ پوچھ..... کسنزئی نے بھائی کو مسکراتے ہوئے
جواب دیا

ویسے کس خوشی میں کھلا رہے ہو... مثال نے دونوں بہن اور بھائی کو
مسکراتا دیکھ کر پوچھا

مابدولت کا دل چاہ رہا ہے کہ آج تم کنیزوں پر اپنی دولت
لٹاؤ... عدیل نے شاہانہ انداز میں جواب دیا
کنیزیں حاضر ہیں عالم پناہ... دونوں نے ایک آواز میں سر کو
جھکاتے ہوئے جواب دیا

اور کمرہ تینوں کے قہقہوں سے گونج اٹھا....

Classic Urdu Material

ہائے کنزئی میری نوٹس والا رجسٹر کنزئی امتیاز کے پاس
رہ گیا... آسکریم کھاتے ہوئے مثال کو ایکدم سے یاد آیا
اوہ تو کل لیے لینا... کنزئی نے آسکریم سے انصاف کرتے ہوئے
جواب دیا...

مگر کل تو ٹیسٹ ہے... مثال اب رونے کو تھی
تم میرے نوٹس سے تیاری کر لینا... کنزئی نے اپنی حبان
سے پیاری دوست کو مشکل کا حل بتایا
ہاں یہ ٹھیک ہے... اور دونوں پھر آسکریم کھانے میں مصروف
ہو گئیں....

کون کنزئی امتیاز... عدیل نے انکی باتوں میں حصہ لیا
وہ ہماری کلاس فیلو ہے... آج دیکھا ہوگا آپ نے چھٹی میں
ہمارے ساتھ جو لڑکی نکلی تھی وہ والی... کنزئی نے عدیل

Classic Urdu Material

کو تفصیل بتائی

مجھے یاد نہیں میں نے دھیان نہیں دیا تھا.... عدیل نے دل ہی دل
میں خوش ہوتے ہوئے بظاہر لا پرواہی سے کسنزئی کو
جواب دیا..

ہاں جی آپکا سارا دھیان تو ان کی طرف ہوتا ہے ان سے ہٹے
تو کوئی اور نظر آئے.... کسنزئی نے حنالی پیالہ آگے سرکاتے ہوئے
جواب دیا

مثال نے کسنزئی کی بات پر مسکراتے ہوئے عدیل کی جانب
دیکھا تو چونک گئی عدیل بظاہر تو مثال کو دیکھ کر مسکرا
رہا تھا مگر اسکی مسکراتی آنکھوں میں اسکے لیے پیار
نہیں تھا کچھ اور تھا... کیا تھا یہ وہ سمجھ نہیں پائی

Classic Urdu Material

کیا ہوا شرم ہی کر لو کیسے دیدے پھاڑ کر اپنے ہونے والے دولہا کو دیکھ رہی ہو
.... کسنزئی نے مثال کے ایک ٹک عدیل کو دیکھنے پر کہا...

عدیل نے چونک کر مثال کر کو دیکھا...

مثال نے منہ نیچے کر لیا...

کسنزئی دونوں کو دیکھ کر ہنس پڑی

عدیل بھی ساتھ ہنس پڑا

عدیل کا مقصد پورا ہو گیا تھا... اسے اس لڑکی کا نام معلوم

ہو گیا تھا

اچھا تو کسنزئی نام ہے اس کا... عدیل دل ہی دل میں خود سے

مخاطب ہوا

تمہیں کیا ہوا ہے، اتنی چپ کیوں ہوگی... کسنزئی نے گھر

واپس جاتے ہوئے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر حنا موش بہٹھی

Classic Urdu Material

مٹال کو پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا....
کنزئی کے اسطرح کہنے پر عدیل نے بھی چونک کر مٹال کو
گاڑی کے شیشے سے مٹال کو دیکھا
کچہ نہیں مجھے کیا ہونا ہے.... مٹال آہستہ سے بولی
گچہ تو ہوا ہے تم کبھی اتنا چپ نہیں رہتیں.... کنزئی کے بجائے
عدیل نے پریشان ہو کر پوچھا
عدیل کو اپنے لئے پریشان دیکھ کر مٹال کو ایک انخبانی سی
خوشی ہوئی...
کچہ نہیں ہوا.... مٹال مسکرائی
سچ کہ رہی ہونا.... عدیل نے پھر پوچھا....
ہاں ہاں بالکل سچ.... عدیل کے اسطرح بار بار پوچھنے پر مٹال ایک دم کھل
گی اس کے سارے خدشات دور ہو گئے

Classic Urdu Material

تھے..... کنزئی نے مسکراتے ہوئے اسکو اور مثال کو دیکھا
مثال اور کنزئی کو گھر ڈراپ کر کے عدیل سیدھا اپنے
دوست احسن کے پاس پہنچا....

یار ہو گیا لڑکی کا نام معلوم... عدیل نے بے صبری سے احسن کو کہا
اچھا گڈیار... کیا نام ہے... احسن نے عدیل کی طرف دیکھتے ہوئے
پوچھا

کنزئی.... عدیل نے احسن کو بتایا
کنزئی... واہ نام تو زبردست ہے... احسن نے نام دوہراتے ہوئے کہا
وہ نام سے بھی زیادہ زبردست ہے یار... عدیل نے کسینگی
سے کہا

احسن عدیل کا بہت پورا نا دوست تھا مگر وہ عدیل کے گھر
کی خواتین سے لاعلم تھا... منور صاحب کے گھر کا ایسا

Classic Urdu Material

ماحول نہیں تھا کہ گھر کے لڑکے اپنے دوستوں کو گھر
کے اندر لائیں..

عدیل نے احسن کو اپنا سارا پلان سمجھا دیا کہ کس طرح
اس لڑکی کو اٹھنا ہے....

احسن نے سارا پلان کرنے کے بعد کمینگی سے مسکرا
کر عدیل کو دیکھا...

کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے سمجھانا.... عدیل نے احسن
سے کہا...

پہلے ہوئی ہے یار جواب ہوگی... احسن نے جواب دیا

ہاں مگر یار اب احتیاط سے وہاں میری بہن اور منگیتر پڑھتی

ہیں میرا نام بالکل استعمال نہ ہو سمجھے نا تم... عدیل نے ایک دفعہ پھر
یاد دہانی کروئی

Classic Urdu Material

تو فکرنہ کریا... احسن نے عدیل کی کمر پر ہلکے سے

ہاتھ مار کر جواب دیا

گھر میں بشریٰ اور عمر کی شادی کی تیاریاں عروج پر

تھیں... شادی کے سارے فنکشن گھر کے لان میں رکھے

گئے تھے... بس ولیہ کے لیے منور صاحب نے مفتامی

ہوٹل میں انتظام کروادیا تھا...

مہندی کے فنکشن کا انھوں نے منع کرنا چاہا مگر.. گھر کی خواتین کے آگے

انکی ایک نہ چلی...

شادی کے فنکشن میں پہنے کے مثال کے سارے جوڑے

نسیم بیگم نے بنوائے تھے... کیونکہ کنزئی کے سارے جوڑے ملیحہ

بنوار ہی تھیں

میری دونوں بہویں ایک جیسے کپڑے پہنیں گی... ملیحہ نے

Classic Urdu Material

کسنزئی اور بشریٰ کونشار ہونے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا....
گو کہ بشریٰ کو اس کی یہ بات کوئی خاص پسند نہیں
آئی مگر اس نے اظہار نہیں کیا.. کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کی اپنی ماں
ہی سب سے پہلے پھوپھو کی حمایت میں
بولیں گی...

لال دھاگوں سے نفیس کام والا شیفون کا گلابی سوٹ زیب
تن کئے کسنزئی چادرنما لمبا چوڑا شیفون کا لال رنگ دوپٹہ
پہنے اپنے کمرے سے نکل کر لان کی جانب بڑھ رہی تھی
کہ تیمور کی اس پر نگاہ پڑی...

نکھری نکھری مہندی سے سچی ہتھلیاں اور
خوبصورت میک اپ سجا چہرہ... تیمور اس پر سے نگاہ ہٹانا
بھول گیا....

Classic Urdu Material

گھر میں آج عمر اور بشریٰ کی شادی کی ڈھولکی تھی...
عمر اور بشریٰ کے ولیمہ والے روز ہی کنزئی اوز
تیمور کی مسگنی کا فکشن تھا...

عدیل اپنے کمرے سے تیار ہو کر نکلا اسی وقت ہی اس کے
دوست احسن کی کال آگئی... اور اس نے اسے اپنے گھر آنے کا بولا...
یار آج ممکن مہیں ہے آج میری مسگنی کی رسم اور کنز کی
شادی کی ڈھولکی ہے... عدیل نے جواب دیا
ٹھیک ہے یار تو کل آج بانا اور مسگنی مبارک ہو... دوسری جانب
سے احسن نے جواب دیا
شکریہ یار.. کل ملتے ہیں... اور کال بند کر کے موبائل واپس اپنے کرتے کی
جیب میں رکھ لیا...
تیمور بھائی کیسا لگ رہا ہوں... عدیل نے تیمور سے پوچھا

Classic Urdu Material

زبردست لگ رہے ہو یا ر.... تیمور نے پیار سے دیکھتے ہوئے جواب دیا
یہ کیا پہن لیا تم نے عدیل... ارسلان نے آکر اس کے کرتے
کی جانب اشارہ کرتے ہوئے مذاق اڑانے والے انداز
سے بولا

ادب کرو ارسلان اب تم اسکا یہ تمہارا بہسنوی بن رہا ہے...
تیمور نے ارسلان کو مصنوعی غصے سے ڈانٹ کر جواب
دیا....

ماشاء اللہ میرا بیٹا تو بہت ہی پیارا لگ رہا ہے... نسیم بیگم نے
پیار سے عدیل کا ماتھا چوم کر کہا
تیمور بیٹا تھوڑی دیر میں مشال کے نے کے بعد تم اور ارسلان عدیل
کو باہر لے آنا...

جی ٹھیک ہے ممائی حبان تیمور نے ادب سے جواب دیا

Classic Urdu Material

باہر لان میں دوا سٹیج سچے تھے ایک پرفیروز سی سوٹ میں بشریٰ
اور عمر بیٹھے تھے دوسرے اسٹیج پر عدیل کو
گولڈن براون چوڑی دارپا حجامہ اور خوب گھیر والی فراک میں
شرمائی سی مثال بیٹھے تھے...

نسیم بیگم نے ہیرے کی انگوٹھی عدیل کو دی...
عدیل نے وہ مثال کی انھلی میں پہنا دی....
پھر ذکیہ بیگم نے ہاتھ میں پکڑے انگوٹھی کے ڈبے سے
انگوٹھی مثال کو نکال کر دی اور مثال نے وہ انگوٹھی عدیل کی انگلی میں
پہنا دی...

ہر طرف مبارک سلامت کا شور ہونے لگا...
اور رات گئے تک ڈھولکی کا ہنگامہ رہا....
اگلے روز مہندی کا فنکشن تھا... صبح سے ہی گھر میں ہنگامہ برپا تھا....

Classic Urdu Material

کیونکہ انکا جوائنٹ فیملی سسٹم تھا اسلے گھر میں ایک ہی
فنکشن دونوں پارٹیوں کی جانب سے رکھا جا رہا تھا...
عدیل بیٹا کہاں جا رہے ہو... نسیم بیگم نے بیٹے کو عجلت
میں جاتا دیکھ کر پوچھا...

تھوڑی دیر میں آتا ہوں... عدیل نے جواب دیا اور تیزی سے نکل
گیا...

احسن کے گھر کے پاس پہنچ کر اس نے میسج کیا کہ باہر
آ جا میں آگیا ہوں....

تھوڑی دیر میں احسن بھی اسکے ساتھ آکر گاڑی میں
بیٹھ گیا....

اور کسی کو کال کرنے لگا... کہاں ہو تم جلدی آؤ
آ رہا ہے بس وہ... کال پر بات کرنے کے بعد احسن نے

Classic Urdu Material

عدیل کی طرف دیکھ کر بولا...

اعتبار والا تو ہے نایار... عدیل نے پوچھا

ہاں ہاں یار تو فکرنہ کر... احسن نے عدیل کو یقین دلایا

تھوڑی دیر میں احسن اور عدیل کی عمر کا ملازم ٹاپ لڑکا

انکی کار کے پاس آکر رکا...

سلام صاحب... اسنے احسن کو دیکھ کر سلام کیا...

وعلیکم السلام.. احسن نے جواب دیا

عدیل یہ ریاض ہے... احسن نے عدیل سے اسکا تعارف کروایا

سمجھ گئے ہوںاسب کہ کیا کرنا ہے... عدیل نے ریاض سے

پوچھا

جی صاحب.. ریاض نے جواب دیا

کسنزئی نام ہے اسکا... عدیل نے اسکی جانب دیکھ کر بولا

Classic Urdu Material

سب سمجھ گئے ہونا... عدیل نے ریاض کی طرف دیکھ کر کہا
جی صاحب مجھے احسن صاحب نے سب سمجھا دیا ہے....
ٹھیک ہے تم جاؤ اور کل سے اپنا کام شروع کر دو...
احسن نے اسے دیکھ کر کہا اور کچھ پیسے جیب
سے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیئے....
شکریہ صاحب.... ریاض نے وہ پیسے لیکر جیب میں
رکھ لیے اور احسن اور عدیل کو سلام کر کے چلا گیا...
یار کوئی گڑبڑ تو نہیں کر دے گا یہ.... عدیل کے لہجے میں خدشات
تھے....

فکر نہ کریا تو وہ سب سنبھال لے گا... احسن نے اس کے کاندھے پر ہاتھ
مار کر کہا...

مہندی کے فنکشن میں جیسے خوشیوں کی بارش

اتر آئی تھی....

ملیحہ بیگم کی طرف سے جو مہندی بشری کے لیے آئی

اس کے لوازمات بے حد اسپیشل تھے...

محبتوں کی.. تجرید.. خلوص کا برتاؤ.. نئے سرے سے

جیسے تعلق مضبوط ہونے جا رہا تھا...

ملیحہ بیگم نے ان محبتوں میں جیسے اپنا حصہ ڈالنا ضروری

سمجھا...

مہندی.. میٹھائی.. گیندے کے پھول کے گجرے...

ہاں سب گھر کی خواتین کے لئے کانچ کی ہری چوڑیاں

بشری کی رسم کا دوپٹہ...

سب نہال تھے نسیم بیگم اور منور صاحب کو نے کے صوفے پر بیٹھے سب

کے خوشیوں سے چمکتے چہروں

Classic Urdu Material

کو دیکھ کر بے انتہا خوش ہو رہے تھے...
پھر سب کزن کے جھرمٹ میں عمر کو مہندی کے
اسٹیج پر لایا گیا تھا....
سب ہلے گلے میں مصروف تھے...
سب لڑکوں نے میرون کلر اسکیم کے کرتے زیب تن
کے ہوئے تھے
جب کہ لڑکیوں نے ہری گھیر والی فرائیکس اور
میرون کلر کے چوڑی دارپا حجامے پہنے ہوئے تھے
تھوڑی دیر بعد دلہن کو لایا گیا
اور مہندی کی رسم شروع ہو گئی...
ڈھولک کی تھاپ پر مہندی کے گیت کانوں میں رس گھول رہے
تھے...

Classic Urdu Material

عمر بہت خوش تھا

اگلے روز منصوبے کے تحت ریاض کسنزی کے کالج پہنچ گیا اور چوکیدار کو دیکھ کر سلام کرتا ہے...

سلام جی... ریاض نے مسکین صورت بنا کر چوکیدار سے کہا

وعلیکم اسلام... چوکیدار نے اسے جواب دیا

حنان صاحب ذرا یہ پتا تو سمجھا دیں....

ریاض نے ایک پرچی جس ہر کوئی پتا درج تھا چوکیدار کے سامنے کر کے پوچھا...

یارا یہ پتہ تو ہم کو نہیں معلوم... کالج کے چوکیدار پرچی پر لکھا پتہ دیکھ کر کہا....

اچھا ریاض نے مایوسی سے کہا....

تم ایسا کرو کہ سامنے والی دکان سے پوچھ لو کیا خبر اسے معلوم ہو....

Classic Urdu Material

اچھا حنان صاحب پانی ملے گا... ریاض نے بات بڑھانے کی عرض
سے پوچھا

ہاں ہاں تم ادھر ہی ٹھہرو ہم پانی لاتا ہوں... چوکیدار
نے کالج کے باہر سیمنٹ کی بنی ہوئی بسیج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کہا

پانی پی کر ریاض نے چوکیدار کو بتایا کہ وہ قریب ہی رہتا ہے اور گاؤں سے
نوکری کی تلاش میں آیا ہے...

تھوڑی دیر میں دونوں کی اچھی حنا صی دوستی ہو گئی....

اچھا حنان صاحب میں چلتا ہوں... ریاض نے کہا

کل پھر آنا... چوکیدار نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

ضرور حنان صاحب... ریاض نے کہا اور وہاں سے واپس آکر احسن کو
موبائل پر ساری رپورٹ دی...

Classic Urdu Material

احسن نے اسے شاباشی دی

اور عدیل کو کال کرنے لگا

)

ھیلو... عدیل نے کال ریسو کی

ہو گیا ہے کام شروع.... احسن نے اسے کوڈوڈ میں بتایا

اور ملنے کا کہا...

یار آج تو بہت ہی مشکل ہے... کل تو آریا ہے ناویسے میں تو.... عدیل

نے احسن کو جواب دیا...

ٹھیک ہے یار... احسن نے کہا اور کال کاٹ دی...

بارات میں سب گھر کے بچے اور نسیم بیگم، ملیحہ بیگم کی

طرف سے تھیں...

Classic Urdu Material

جبکہ منور صاحب اپنے بھائی کے ساتھ کھڑے ہو کر بارات کا استقبال کر رہے تھے...

دو لہابن عمر نظر لگنے کی حد تک پیار الگ رہا تھا..

ملیحہ بیگم نے بیٹے کی پیشانی چوم کر ڈھیروں دعائیں دیں...

کسنزئی گولڈن گھیر والی فراک اور چوڑی دارپا حباے میں آسمانی حور لگ رہی تھی...

عمر کے ایک طرف تیمور تھا اور دوسری جانب عدیل نے ہاتھ ہتاما ہوا تھا

منور صاحب اور دانیال صاحب نے آگے بڑھ کر عمر کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال کر اسے گلے لگایا اور اسے

اسٹیج پر لے آئے...

بشری دلہن کے لباس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی....

Classic Urdu Material

جوتا چورای کی رسم میں کنزئی نے مثال کے ساتھ مل کر
نیگ وصول کیا...

سب نے کنزئی کا مذاق اڑایا... مگر کنزئی نے مثال کا ساتھ دیا...

ملیح نے بھائی سے رخصتی کی احبازت مانگی...

دانیال صاحب لمحے بھر کے لیے منجمد ہو گئے..

انھیں ایسا محسوس ہوا کہ بشریٰ ان سے دور جا رہی ہے...

نکاح کے دو بول بیٹیوں کو پرایا کر دیتے ہیں...

انکی بیٹی کی زندگی شروع کرنے جا رہی تھی...

دانیال صاحب نے بہن کو احبازت دی....

اور رات کے آخری پہرہ بالآخر رخصتی ہو گئی... اور بشریٰ، بشریٰ دانیال

سے بشریٰ عمر بن کر ملیحہ بیگم کے پورشن میں آگئی...

Classic Urdu Material

اگلے روز ریاض اپنے ساتھ کھانے کا کچھ سامان بھی لے گیا تھا...

چوکیدار کو سلام کر کے بولا

آج باوحنان صاحب مسل کر کھاتے ہیں... ریاض نے چوکیدار کو دیکھتے ہوئے کہا

آوے یا رایہ کیا لے آئے تم... چوکیدار نے ریاض کو دیکھتے ہوئے کہا

یہ کھانا لایا ہوں اکیلے کھانے کو دل نہیں کر رہا تھا

تو میں نے سوچا کہ آپ کے ساتھ مسل کر کھاتا ہوں...

ریاض نے جواب دیا...

کہ احپانک ایک آدمی چوکیدار سے ملنے آیا...

گل حنان تم ہمارا پیسہ کب دو گے.... گل حنان اس آدمی کو دیکھ کر پریشان ہو گیا...

Classic Urdu Material

آؤ آؤ سمندر حنان بیٹھو کھانا کھاؤ... چوکیدار نے خوشامدانہ انداز سے کہا...

تم اپنا کھانا اپنے پاس رکھو ہم کو ہمارا پیسہ دے دو... سمندر حنان نے غصے سے کہا

اگلے مہینے دے دو ننگا تم کو... چوکیدار نے لہجہ نرم بناتے ہوئے کہا

اؤ تم ہر بار یہ ہی کہتا ہے... کب آئے گا تمہارا اگلا مہینہ.... سمندر حنان نے زور سے کہا

کتنے پیسے ہیں حنان صاحب... ریاض نے موقع کا فائدہ اٹھانے کا سوچا...

3500... چوکیدار کے بجائے سمندر حنان نے جواب دیا

چھ مہینے سے چکر لگوا رہا ہے.... سمندر حنان کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا؛

ریاض نے جیب سے پیسے نکال کر سمندر حنان کو دے دیئے

Classic Urdu Material

چوکیدار فطرتاً ایک لالچی آدمی تھا اس نے جب دیکھا کہ ریاض نے اس کا قرض اتار دیا ہے اور پیسے والا ہے تو فوراً اس کو کالج کے اندر گیٹ کے قریب بنے اپنے کمرے میں لے آیا....

ریاض اتنی جلدی اتنی بڑی کامیابی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا ریاض نے واپس آکر احسن کو ساری صورتحال بتائی... اب ریاض کا زیادہ تر وقت چوکیدار کے ساتھ گزرتا تھا...

بشری اپنی زندگی میں خوش اور مسرور تھی..... اگلے دن ولیہ ہٹا... عمر اور بشری کے ولیمے والے دن ہی تیمور اور کنزئی کی منگنی تھی.....

آج ریاض صبح ہی چوکیدار کے پاس آ گیا تھا.....

اس کے ہاتھ میں ناشتے کا شاپر تھا گرم گرم حلوہ پوری کی مہک سے چوکیدار کا چھوٹا سا کمرہ مہک اٹھا تھا.

Classic Urdu Material

حنان تم سے ایک کام بھتا اگر تم راضی ہو حبا تو تم ایک اچھی حنا صی رتم
بھی ملے گی... ریاض نے چوکیدار کو دیکھتے ہوئے کہا....

کیا کرنا ہے... چوکیدار نے رتم ملنے کا سن کر پوچھا.

میں نے تم کو بتایا تھا نا کہ میں شام کو ایک گھر میں ڈرائیور کی
نوکری کرتا ہوں...

ہاں ہاں... چوکیدار نے کہا...

یار انکا دل آگیا ہے اس کالج کی ایک لڑکی پر... ریاض نے چوکیدار کو دیکھتے
ہوئے کہا....

اس کالج کی... چوکیدار نے حیرت سے چونک کر کہا

ہاں اور اس کام کے لیے وہ تم کو دو لاکھ دیں گے... ریاض کو چونک کر دیکھا

تجھے کچھ نہیں کرنا تیرا کوئی نام آئے گا... ریاض نے بات کو آگے

بڑھاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

تجھے ان لڑکیوں کے نام تو پتا ہیں ناجن کو انکے گھر والے لینے آتے ہیں...
ہاں حبانٹا ہوں جب ان کے گھر والے آتے ہیں تو میں ہی آواز دیتا
ہوں... چوکیدار نے کہا

بس تم کو کل یہ کرنا ہے کہ اسے جو بھی لینے آئے اسکو بولنا ہے کہ وہ اپنی
سہیلی کے ساتھ چلی گئی ہے...

اور اس لڑکی کو بولنا ہے کہ ابھی تم کو لینے کوئی نہیں آیا...

ریاض نے چوکیدار کو سمجھاتے ہوئے کہا

جب کالج حنالی ہو جائے گا تو میرے دوست بھی آکر اسے پیچھے والے
دروازے سے آکر اٹھا کر لے جائے جائیں گے.... ریاض نے اسے
سمجھاتے ہوئے کہا

اور اتنے سے کام کے تم کو دو لاکھ ملیں گے

منظور... ریاض نے کہا

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے... چوکیدار کے لہجے میں لالچ تھیبس ایک بات کا خیال
رہے کہ تم کو غالب نہیں ہونا

ورنہ سب کو شک ہو جائے گا... ریاض نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے.... چوکیدار نے اس کی بات سمجھتے ہوئے کہا

چوکیدار کے پاس سے آٹھ کر ریاض سیدھا حسن کے پاس گیا

جیسا آپ نے کہا تھا صاحب میں نے ویسا ہی کیا ہے

چوکیدار راضے ہو گیا ہے مگر جی اسے دولاکھ دینے ہیں..

ریاض نے انہیں دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے کل اسے مل جائیں گے... احسن کے بچانے عدیل

نے جواب دیا

ولیمے کے فنکشن سے واپسی پر سب بہت تھک چکے تھے...

اور اپنے اپنے گھروں کی طرف جانے لگے...

Classic Urdu Material

مما... عدیل کی آواز پر نسیم بیگم نے مڑ کر عدیل کو دیکھا

بولو بیٹا..... نسیم بیگم نے شفقت سے بیٹے سے پوچھا...

مما میرا دوست ہے نا حسن اس کے بھائی کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے...

بہت پریشان ہو رہا ہے مجھے بولا رہا ہے کیا میں جا سکتا ہوں اس کے پاس... عدیل نے سعادت مندی سے ماں کی طرف دیکھ کر

پوچھا

ہاں ہاں کیوں نہیں بیٹا... نسیم بیگم نے احبازت دیتے ہوئے کہا

مگر ابھی تو کافی رات ہو چکی ہے واپسی کب تک آو گے.. نسیم بیگم نے

عدیل کی طرف دیکھ کر پوچھا

مما میں اس کے پاس ہی رکوں گا... عدیل نے جواب دیا اور باہر کی

حبائب مڑ گیا...

کسنزئی کپڑے چینج کر کے آئی تو ایک دم اس کے موبائل کی اسکرین پر

کسنزئی امتیاز کا نمبر جگمگا اٹھا

Classic Urdu Material

ھیلو... کنزی بے کال ریسو کر کے کہا
ھیلو کنزی سوری تم کو اس وقت ڈسٹرب کر رہی ہوں
دوسری جانب کنزی امتیاز نے معذرت کرتے ہوئے کنزی سے
کہا

ارے کوئی بات نہیں... بتاؤ کیسے کال کی... کنزی نے اس سے
پوچھا

یار کل جس گروپ کا پریکٹیکل ہونا ہے اس میں تم اور صبین اور
رمشا شامل ہیں... آج ہی مس نے کنفرم کیا ہے کہ کنزی
امتیاز نہیں کنزی منور... تمہارا ہے یار

کل پریکٹیکل میرا تین دن بعد ہے...

اوہ اچھا..

تھینکس یار تم نے بتا دیا ورنہ میرا الوسی ہو جاتا..

Classic Urdu Material

کوئی بات نہیں... اچھا اب تم آرام کرو

اللہ حافظ..

معاذیل کہاں ہے...

کنزئی نے عدیل کو کمرے میں نہ پا کر نسیم بیگم کے

کمرے میں آکر پوچھا

اسکے دوست کے بھائی کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے.. وہ وہاں گیا ہے... نسیم

بیگم نے کنزئی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا

اوہ نواب میں کیسے جاؤں گی کل پریکٹیکل ہے میرا

کنزئی نے پریشان ہو کر کہا

تم پریشان مت ہو بابا کی جان تم کو ڈرائیور لے جائے گا... نسیم بیگم کے

بجائے منور صاحب نے کہا

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے بابا.... کسنزئی نے جواب دیا اور مشال کے پورشن
میں گی مگر وہاں سب سوچ کے تھے اس لیے
واپس اپنے کمرے کی طرف ای مگر بیڈ پر لیٹنے کا دل نہیں کر رہا
تھا ایک نامعلوم سی بے چینی تھی
ایسی ہی کچھ کیفیت نسیم بیگم کی بھی تھی..
پتہ نہیں کیوں دل گھبرا رہا ہے میرا... نسیم بیگم نے
منور صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا
شادی کی تھکن ہو گئی ہے تم سو حبا و صبح تک ٹھیک ہو حبا و گی... منور
صاحب نے نسیم بیگم کو سمجھاتے ہوئے کہا
حالانکہ دل بے چین انکا بھی ہو رہا تھا
اسی وقت کسنزئی نے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا
کون ہے احبا و

Classic Urdu Material

منور صاحب کی آواز پر کنزئی نے دروازہ کھولا اور اندر آ کر بولی
بابا میں آپ کے ساتھ سو حبا و مجھے نیند نہیں آرہی
ہاں ہاں کیوں نہیں نسیم بیگم اور منور صاحب نے کنزئی کے لیے
درمیان میں جگہ بناتے ہوئے کہا
کنزئی دونوں کے درمیان لیت گی اور سونے کی کوشش کرنے لگی....
اس بات سے بے خبر کہ کل اسے اپنے بھائی کے گناہوں کا بوجھ
اٹھانا ہے... صبح جلدی جلدی بغیر ناشتہ کرے کنزئی کالج
حبانے کے لئے نکل رہی تھی کہ نسیم بیگم نے اس سے کہا
ناشتہ تو کر کے حبا.....
نہیں ممدیر ہو جائے گی... کنزئی نے کہا اور بیگم اٹھا کر
تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گئی...
پتا نہیں کیوں کنزئی کو آج کالج بھیجنے کا دل نہیں

Classic Urdu Material

کر رہا تھا... واپس کمرے میں آکر نسیم بیگم نے اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے منور صاحب سے کہا....

ارے کیوں کیا ہوا؟ منور صاحب نے چونک کر اخبار سے نظر ہٹا کر نسیم بیگم سے پوچھا

پتا نہیں کیوں... نسیم بیگم نے بے چینی سے جواب دیا...

تمہاری مہندی بہت خوبصورت لگ رہی ہے... اسکی کلاس نے کسنزی کے مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا

ہاں میری کزن کی شادی ہوئی ہے نا... کسنزی نے دانستہ اپنی مسگنی کا ذکر گول کرتے ہوئے بتایا

شکر ہے میرا پریکٹیکل بہت اچھا ہوا ہے... اب میں سکون سے گھر جا کر سوگی... کسنزی نے اپنی کلاس فیلو کو دیکھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

ہاں میرا بھی بہت اچھا ہوا ہے... اس نے کہا اور کنزئی کو اللہ
حافظ کہتی ہوئی چلی گئی

آج کالج میں زیادہ رش نہیں تھا صرف وہ ہی لڑکیاں آئی تھیں
جنکا پریکٹیکل تھا

کنزئی ڈرائیور کا انتظار کرنے لگی...

اتنی دیر ہو گئی کہاں رہ گیا یہ... کنزئی نے گھڑی میں ٹائم دیکھا اور خود
سے کہا

چوکیدار سے پوچھتی ہوں... اس نے سوچا اور چوکیدار کی
طرف بڑھ گئی

لالا میری گاڑی اگی... کنزئی نے چوکیدار سے پوچھا

نہی بی بی ابھی آپ کی گاڑی نہیں ای ہے... چوکیدار

نے ریاض کا سکھایا ہوا سبق کنزئی کے سامنے دھرایا

Classic Urdu Material

آپ گیٹ کے پاس سے ہٹ جاو ورنہ میڈیم صاحب ہم کو
ڈانٹے گی... چوکیدار نے کنزئی کو گیٹ کے قریب دیکھ کر کہا
چوکیدار عدیل کی بہن کنزئی کو ہی اسکے نام سے جاننا تھا...
دوسری کنزئی کو چوکیدار امتیاز صاحب کی بیٹی کی حیثیت سے
جاننا تھا

کیوں کہ امتیاز جب بھی اپنی بیٹی کو لینے آتے تو چوکیدار سے کہتے میری بیٹی کو
بلانا اور چوکیدار

اسکے قریب جا کر بولتا امتیاز صاحب کی بیٹی کون ہے...

جبکہ عدیل ہمیشہ کنزئی کا نام لے کر بلواتا تھا

اور یہ ہی غلطی کنزئی کی زندگی کا روگ بن گئی

شاید گھر میں بشری آپنی اور عمر بھائی کی دعوت کی تیاری کی
وجہ سے ڈرائیور کو کہیں بھیجا ہو گا...

کنزئی نے خود کو تسلی دی

Classic Urdu Material

کال کر پوچھتی ہوں ماسے... کنزئی نے سوچ کر بیگ میں ہاتھ ڈالا
مگریہ کیا

اوہ نوموبائل کہاں ہے... بیگ میں ڈھونڈنے کے بعد کنزئی نے
روہانسی ہو کر سوچا

اسے یاد آیا کہ رات جب کنزئی کی کال آئی تھی تو

اس نے نوموبائل بیڈ پر رکھا تھا اور وہ رات کو ماما بابا

کے کمرے میں سوی تھی اس لئے صبح دیر سے آنکھ کھولنے کی
وجہ سے وہ نوموبائل اٹھانا بھول گئی تھی...

اللہ کہاں رہ گیا یہ ڈرائیور... کنزئی نے کوفت سے سوچا...

اس بات سے انخبان کہ ڈرائیور تو اپنے وقت پر ہی آیا تھا مگر
چوکیدار نے اسے یہ کہہ کر بھیج دیا تھا کہ

کنزئی بی بی تو اپنی دوست کے ساتھ چلی گئی ہیں...

Classic Urdu Material

ڈرائیور نے گھر پہنچ کر نسیم بیگم کو بتانے کی عرض سے جیسے ہی
گھر میں قدم رکھا اس کا منہ بد قسمتی سے بشریٰ سے ہو گیا...
بشریٰ پالر سے آئی تھی... ڈرائیور کو اس طرح گھر میں داخل
ہوتا دیکھ کر بولی

اندر کہاں جا رہے ہو... تم لوگوں کو گھر کے اندر جانے سے بڑے
پاپا (منور صاحب) نے منع کیا ہے نا

وہ جی میں تو بڑی بیگم صاحبہ کو کنزئی بی بی کے بارے میں
بتا نا تھا... ڈرائیور نے منہ نیچے کر کے بشریٰ کو جواب دیا
کیا ہوا کنزئی کو... بشریٰ نے پوچھا

جی وہ میں انکو لینے کالج گیا تھا جی وہ اپنی سہیلی کے ساتھ آرہی ہیں...
ڈرائیور نے کہا

اچھا ٹھیک ہے تم میرے لیے گھر لے لینے جاویہ لو پیسے میں
بتا دوں گی بڑی ماما کو.. بشریٰ نے اسے پیسے دیتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

جی اچھا... ڈرائیور نے اسکے ہاتھ سے پیسے لیکر اسے جواب دیا اور گاڑی کی
حباب مڑ گیا

اوہ تو اپنی سہیلی کے ساتھ آرہی ہیں بیگم صاحبہ
کل کی مسکنی کے قصے سنارہی ہوں گی... ہنہ میں
کیوں بتاؤں... آرہی ہوگی... بشریٰ نے جل کر سوچا
آہستہ آہستہ پورا کالج حنالی ہونے لگا تھا.. کنزی کی گھبراہٹ بڑھتی جا رہی
تھی

یا اللہ پورا کالج حنالی ہونے لگا ہے کہاں رہ گیا ہے ڈرائیور... کنزی نے
خود سے سوال کیا

میں خود ہی چلی جاتی ہوں رکشہ لے کر... کنزی نے سوچا
اسی لمحے دوبندے کالج کے گیت سے اندر آنے اور چوکیدار سے کچھ
بات کرتے ہوئے کنزی کی حباب

مڑ کر دیکھنے لگے

مجھے کالج سے باہر نکل کر سوچنا چاہیے کہ کیا کرنا ہے اس نے لمحے
میں فیصلہ کیا اور بیگ اٹھانے کے لئے مڑی اور اسی لمحے کسی نے
اسے پیچھے سے پکڑ کر اس کے منہ پر رومال رکھ دیا

تھوڑی سی دیر میں کنزئی کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا...

نازک سی کنزئی کو اٹھا کر کالج کے پیچھے گیٹ سے وہ لوگ گاڑی
میں ڈال کر لے گئے

دوپہر کا ایک بج رہا ہے اور کنزئی ابھی تک نہیں آئی... نسیم بیگم نے
سوچا اور ملازمہ کو آواز دینے لگیں

صفیہ.. صفیہ

جی بڑی بیگم صاحبہ... ملازمہ نے نسیم بیگم کے کمرے میں
داخل ہو کر کہا

حباؤڈرائیور کو دیکھو کنزئی بی بی کو ابھی تک لینے کیوں نہیں گیا

Classic Urdu Material

جی اچھا... ملازمہ نے جواب دیا اور باہر کی جانب مڑ گئی
جی وہ بول رہا ہے کہ وہ گیا تھا کنزئی بی بی کالج میں نہیں تھیں اپنی کسی
سہیلی کے ساتھ چلی گئیں تھیں...
کون سی سہیلی کے ساتھ چلی گئی...
ذکیہ.. ملیحہ... منور کو بلاو... نسیم بیگم نے دل ہٹام کرو حشت زدہ
ہو کر کہا
کیا ہوا بھابھی بیگم... ذکیہ اور ملیحہ بوکھلائی ہوئی نسیم بیگم کے
کمرے میں داخل ہوئیں..
میری کنزئی... منور کو بلاو... نسیم بیگم نے ہکلاتے ہوئے کہا
کیا ہوا کنزئی کو بھابھی بیگم... ذکیہ نے نسیم بیگم کی بے ربط
بات کو نہ سمجھتے ہوئے پوچھا
وہ ابھی تک کالج سے نہیں آئی ہے

Classic Urdu Material

نسیم بیگم کو خود کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا
مثال تم منور بھائی کو کال ملا اور انھیں گھر آنے کا بولو..
ملیجہ نے مثال کو ہدایت دی؛ اور ملازمہ سے ڈرائیور کو بلانے کا کہا۔
جی بیگم صاحبہ... ڈرائیور نے ادب سے نظریں جھکائے کمرے
میں داخل ہو کر پوچھا

تم کنزئی کو کب لینے گئے تھے... ملیجہ بیگم نے ڈرائیور سے سوال کیا
جی کنزئی بی بی نے 12 بجے کا وقت دیا تھا میں 5 منٹ پہلے پہنچا
تھا جی.. جب میں نے چوکیدار سے کہا کہ کنزئی بی بی کو بلا دو تو جی وہ
اندر گیا اور معلوم کر کے آیا جی کہ کنزئی بی بی اپنی کسی سہیلی کے
ساتھ چلی گئیں ہیں... ڈرائیور نے ملیجہ بیگم کو تفصیل سے بتایا
تو تم نے اسی وقت آکر گھر میں کسی کو کیوں نہیں بتایا؛ ملیجہ بیگم
نے پوچھا

Classic Urdu Material

ڈرائیور جواب دینے ہی والا تھا کہ اسی وقت منور صاحب، دانیال صاحب، عمر اور تیمور کمرے میں داخل ہوئے۔۔

کیا ہوا کنزئی کو۔۔ منور صاحب نے کمرے میں موجود خواتین کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

منور کنزئی ابھی تک گھر نہیں آئی ہے۔۔ نسیم بیگم نے روتے ہوئے منور صاحب سے کہا

تم گئے کیوں نہیں اسے لینے۔۔ منور صاحب نے ڈرائیور سے دریافت کیا

جی صاحب میں تو جی وقت سے 5 منٹ پہلے ہی گیا تھا مگر جی کنزئی بی بی اپنی کسی سہیلی کے ساتھ چلی گئیں تھیں۔۔ ڈرائیور نے ایک بار پھر تفصیل بتائی

تو تم نے یہ بات اسی وقت آکر گھر میں کسی کو کیوں نہیں بتائی۔۔

ذکیہ بیگم دھڑپیں

Classic Urdu Material

جی میں نے بشریٰ بی بی کو بتایا تھی... ڈرائیور نے جواب دیا اور تائید طلب نگاہوں سے بشریٰ کی جانب دیکھا

م مجھے کب بتایا تھا... بشریٰ نے ہکلاتے ہوئے کہا

بی بی جی جب آپ گاڑی سے نکل رہی تھیں اور آپ نے مجھے گھر لے لینے بھیجا تھا تب میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ میں پہلے بڑی بیگم صاحبہ کو بتا کر آتا ہوں کہ کنزئی بی بی اپنی کسی سہیلی کے ساتھ آرہی ہیں تو آپ نے کہا تھا کہ میں جاؤں آپ بتا دیں گی... ڈرائیور نے تفصیل سے یاد دلایا...

اوہ... ہاں یاد آیا... سوری میں بتانا بھول گئی... بشریٰ کو ماننا ہی پڑا

بشریٰ تم اتنی لاپرواہی کیسے کر سکتی ہو... ذکیہ بیگم نے بیٹی کی اس حرکت پر سرپیٹ لیا

کنزئی کے کوکال کی آپ لوگوں نے... تیمور نے ماں کی جانب دیکھ کر پوچھا

Classic Urdu Material

نہیں... ملیحہ بیگم نے مختصر جواب دیا

تیمور کنزئی کے نمبر پر کال کرتا ہے مگر دوسری جانب سے بیل

جبار ہی ہوتی ہے اور کال ریسور نہیں ہو رہی ہوتی ہے...

کیا ہوا نسیم بیگم نے بے صبری سے تیمور سے پوچھا

وہ کال ریسو نہیں کر رہی..

تیمور نے انکی طرف دیکھ کر مایوسی سے جواب دیا

مثال تم اس کی سب سہیلیوں کو کال کر کے معلوم کرو کہ کنزئی

کس کے ساتھ گی ہے..

اور اگر یہ جھوٹ ہوا تو میں تجھے پولیس کے حوالے کر دوں گا.. دانیال

صاحب نے بیٹی کو ہدایت دیتے ہوئے ڈرائیور کو غصے سے دیکھے ہوئے کہا

صاحب میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گا؟ ڈرائیور نے گھگیا کر

کہا

Classic Urdu Material

آپ چاہیں تو میرے ساتھ کالج چل کر پوچھ سکتے ہیں... ڈرائیور
نے التجب آمیز لہجے میں جواب دیا

نہیں بابا کنزئی ہمارے گروپ کی کسی لڑکی کے ساتھ نہیں گی کیوں کہ
ان میں سے کسی کا بھی آج پرکٹیکل نہیں ہوتا...

مثال کے یہ الفاظ سب گھروالوں کے سر پر بم بن کر پھٹے تھے
تیمور اور دانیال صاحب نے غصے سے ڈرائیور کو دیکھا

جبکہ منور صاحب نے اپنا سر پکڑ لیا

صاحب قسم سے میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں آپ چاہیں تو
میرے ساتھ کالج چل کر چوکیدار سے پوچھ لیں... ڈرائیور نے منور
صاحب کے پیر پکڑ کر روہانسی آواز میں کہا

ہاں میرے خیال سے یہ مناسب رہے گا... عمر نے کمرے
میں موجود سب کو دیکھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے تم اٹھو اور عمر کے ساتھ جاو... دانیال صاحب نے کہا

عمر تم ارسلان کو اپنے ساتھ لے جاو... دانیال صاحب نے عمر کو ہدایت کی

میں بھی جاؤں گا ماموں جان ان لوگوں کے ساتھ تیمور نے کہا

ٹھیک ہے... دانیال صاحب نے اسکی پیٹھ تھپ تھپاء کی
کالج کا گیٹ بند تھا... ڈرائیور نے زور سے گیٹ کو کھٹکھٹایا... تھوڑی دیر بعد چوکیدار نے دروازہ کھولا

جی بھائی کیا بات ہے.. چوکیدار نے پوچھا

حنان صاحب آپ کو یاد ہو گا میں چھپٹی کے وقت آیا تھا کنزئی بی بی کو لینے اور آپ نے کہا تھا کہ وہ نہیں ہے اپنی کسی سہیلی کے ساتھ چلی گئی ہے... ڈرائیور نے چوکیدار کو یاد دلاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

کون ہو تم بھائی اور ہم کو کیا معلوم کہ کون کنزئی تم پاگل تو نہیں ہو
ہم کیا یہاں سب لڑکیوں کو نام سے جانتا ہوں جو تم کو ایسے بولوں گا...
چوکیدار نے ریاض کی ہدایت پر طے شدہ بات کو دہراتے ہوئے کہا

حنان صاحب خدا کے واسطے جھوٹ مت بولو.. ڈرائیور کو اپنے
اطراف میں زمین گھومتی ہوئی نظر آئی...

یہ آیا ہتا یہاں کسی لڑکی کو لینے عمر نے چوکیدار سے پوچھا
آیا ہو گا صاحب... ہم کو نہیں پتا.. ہم کو سب کی شکل یاد تو نہیں
رہتا ہے

ویسے ہم نے تم کو پہلے تو کبھی نہیں دیکھا تم روز تو نہیں آتا... چوکیدار
نے ڈرائیور سے پوچھا

نہیں آج ہی آیا ہتا.... ارسلان نے کہا

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے خان صاحب اپکا شکریہ... ارسلان نے کہا اور یہ
لوگ مایوسانہ مایوسانہ انداز میں گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی
طرف چل پڑے

دوسری جانب

ریاض اور اسکے بندے کنزئی کو گاڑی میں ڈال کر شہر سے باہر ایک
کم آبادی والے علاقے میں احسن کے پرانے بنگلے میں لے کر پہنچے
اور بے ہوش کنزئی کو گاڑی سے نکال کر ایک کمرے میں بیڈ پر
لیٹا دیا

اور کمرہ کا دروازہ باہر سے بند کر کے...

احسن کو کال کرنے لگا..

صاحب جی! آپ نے کہا تھا کام ہو گیا ہے.

مبارک ہو یار کام ہو گیا ہے۔۔۔۔ احسن نے عدیل کی جانب
دیکھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

چلیں پھر ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔ عدیل نے ایک
شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

ہاں چلتے ہیں پر ایک فیصلہ ہو جائے پہلے۔۔۔ احسن کے بجائے
عباد نے عدیل کی جانب دیکھتے ہوئے
کہا۔۔۔۔

کیا فیصلہ۔۔۔ عدیل نے عباد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا
یاد ہے ناپہلے جو ہم نے شکار کیا تھا تو تم پہلے کمرے میں
گئے تھے۔۔۔ عباد نے عمران اور احسن کو اپنا حمایتی بنا کر
عدیل کی جانب دیکھ کر اسے یاد دلاتے ہوئے کہا

ہاں ہاں یاد ہے تو میں کب بول رہا ہوں کہ میں پہلے جاؤں گا تم پہلے
چلے جانا میں سب سے آخر میں جاؤں گا۔۔۔ عدیل نے تینوں
دوستوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔۔
جواباً وہ تینوں بھی مسکرانے لگے۔۔۔

Classic Urdu Material

اسی وقت عدیل کا موبائل بجھا۔۔۔ عدیل نے موبائل جیب سے نکالا تو
اس پر مثال کا نام جگمگا رہا تھا

اوپر نوبعد میں بات کرتا ہوں مائی ڈیر فنیوئسی۔۔۔ عدیل نے سوچا
اور موبائل آف کر دیا

کبھی کبھی قدرت ہمیں موقع دیتی ہے اپنی غلطی سدھارنے کا مگر ہم
سمجھ ہی نہیں پاتے

احسن کے اس بنگلے میں ریاض انکا منتظر تھا۔۔۔

سلام صاحب۔۔۔ ریاض نے انہیں مشترکہ سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ کہاں ہے وہ۔۔۔ احسن نے جواب دیتے ہوئے

پوچھا

جی وہ اس کمرے میں۔۔۔ ریاض نے اس کمرے کی

طرف کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں کنزئی موجود

تھی۔۔۔۔

Classic Urdu Material

ہوش میں آگئی ہے کیا؟۔۔۔ عباد نے پوچھا۔۔۔
نہیں جناب ابھی تک ہوش میں نہیں آئی ہے۔۔۔ ریاض نے
جواب دیا۔۔۔

یہ لو اپنا انعام شہباش۔۔۔ عدیل نے ہزار کے نوٹوں کی گڈیاں ریاض
کی جانب بڑھانے ہوئے کہا

تم نے چوکیدار کو اپنے بارے میں کچھ سچ تو نہیں بتایا؟؟۔۔۔۔
احسن نے ریاض سے پوچھا

نہیں صاحب وہ اگر پکڑا بھی گیا تو پھر بھی میرے بارے میں کچھ
نہیں بتا سکے گا۔۔۔ ریاض نے جواب دیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم اب یہاں سے نکل جاو۔۔۔ احسن نے ریاض سے
کہا۔۔۔

مثال تم نے عدیل کو کال کروا سے تو بتاؤ یہ سب۔۔۔ نسیم بیگم
مثال سے کہا

Classic Urdu Material

بڑی مامیں نے کی تھی اسے کال۔۔ اس کا نمبر آف بارہا ہے
۔۔۔ مثال نے نسیم بیگم کے سردہاتھوں کو ہتمام کر دھیمے لہجے
میں کہا۔۔۔۔۔

یا اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا۔۔ نسیم بیگم نے اللہ سے فریاد
کی

کیوں کہ وہ حبانقی تھیں کہ
عزت کے موتی پراگرایک بار میل آجائے تو سینکڑوں دریا بھی اسے
نہیں دھو سکتے۔۔۔۔

منور صاحب اور دانیال صاحب کو چپ لگ گئی تھی وہ پریشان تھے کہ یہ سب
کیا ہو گیا

زندگی نام ہی تغیر کا ہے۔۔ مگر کبھی کبھی یہ تغیرات ایسے طوفان کی
صورت میں آتے ہیں

کہ

Classic Urdu Material

مضبوط تن اور درخت بھی زمین بوس ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔
عمر اور تیمور مایوسانہ انداز میں گھر میں داخل ہونے
چوکیدار نے تو ڈرائیور کو پہچانے سے ہی انکار کر دیا۔۔۔۔۔ ارسلان نے
کمرے میں داخل ہو کر منور صاحب کو بتایا۔۔۔۔۔
ماموں حبان آپ ڈرائیور کو پولیس کے حوالے کر دیں دو منٹ میں
کنزئی کاپتہ بتا دے گا۔۔۔ تیمور نے منور صاحب کو مشورہ دیا
نہیں۔۔۔ پولیس تک بات نہیں جانی چاہئے۔۔۔ دانیال صاحب
نے کہا
تو میں کیا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہوں۔۔۔ منور صاحب نے
کرب سے بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا
میرا یہ مطلب نہیں تھا بھائی صاحب۔۔۔ دانیال صاحب کو
جلد اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

ہر انسان کی زندگی میں دشواریاں، کھٹنائیاں آتیں ہیں مگر ان گھبراہٹیں
جاتا۔۔۔ منور صاحب نے کمرے میں موجود ہر شخص کو
مخاطب کرتے ہوئے کہا

تم ٹھیک کہہ رہے ہو تیمور میں ابھی اپنے دوست آئی۔ جی پولیس کو کال
کرتا ہوں۔۔۔

یہ کہہ کر مخاطب منور صاحب ملا کر بات کرنے لگے
تھوڑی دیر میں انکے دیرانہ دوست جو کہ پولیس فورس میں آئی۔ جی تھے
خود تشریف لے آئے

منور صاحب نے انہیں ساری تفصیل فون پر بتادی تھی۔۔۔
انہوں نے آتے ہی ڈرائیور کو گرفتار کرنے کا حکم دیا اور منور صاحب کو
دلاسہ دیتے ہوئے موبائل سے اپنے ماتحت افسروں کو کچھ ہدایتیں دیں

Classic Urdu Material

چل پھر تو پہلے جاعدیل نے عباد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر
اسے کمرے کی طرف جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا
اپنی بہن کی طرف کسی کی نگاہ کو اٹھنے نہ دینا غیرت نہیں
بلکہ اپنی نگاہوں کو کسی کی بہن کی طرف اٹھنے سے روک دینا
غیرت ہے

یاد عدیل میرے خیال سے اسے ہوش آورھا ہے۔۔۔ احسن
نے کمرے سے باہر نکل کر عدیل سے کہا
طے شدہ بات کے مطابق تینوں کے بعد اب عدیل کی باری آئی
تھی

کیا وہ ہوش میں آگئی ہے؟؟ عدیل نے احسن سے پوچھا
نہیں مگر وہ ہوش میں آسکتی ہے۔۔۔ احسن نے کہا
تو ایسا کر یہ بیہوشی کی دوا کی بوتل رکھ لے۔۔۔ اگر وہ ہوش میں آنے لگے
تو اسے پھر سے بیہوش کر دینا۔۔۔ احسن نے اسے ہدایت کی۔۔۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے یار۔۔۔ عدیل نے جلدی سے جواب دیا اور کمرے کی
حباب بڑھ گیا۔۔۔۔

عدیل کہاں ہے؟؟؟ منور صاحب نے ایک دم پوچھا
جی اسکے کسی دوست کے بھائی کا ایکسٹنٹ ہو گیا تھا وہ اسکے پاس چلا
گیا تھا۔۔۔ ملیحہ نے بھائی کو تفصیل بتائی
اسے تو پتا بھی نہیں ہے کہ کیا قیامت ٹوٹ گئی ہے گھر پر۔۔۔۔
نسیم بیگم روہانیسی آواز میں کہا
مثال اس کے گروپ میں کوئی تو تمہاری کلاس کی ایسی لڑکی ہو
گی جسے تم حبابنتی ہو۔۔۔۔۔

تیمور نے بے بسی سے مثال سے پوچھا
جی تیمور بھائی میں نے معلوم کیا ہے راحیلہ ہے۔۔۔ مگر اسکا
موبائل نمبر بدل گیا ہے میں نے اسکا ایڈریس معلوم کر لیا

Classic Urdu Material

۔۔۔ ہم چل کر اس سے معلوم کر سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے ڈرائیور کا انتظار کرتی ہے شاید وہ بتا سکے کچھ

ٹھیک ہے چلو۔۔۔ تیمور نے جلدی سے کہا اور احبازت طلب نظروں سے منور صاحب کی جانب دیکھا
ٹھیک ہے جاو۔۔۔ منور صاحب نے احبازت دیتے ہوئے کہا

مشال، تیمور اور ارسلان کے ہمراہ راحیلہ کے گھر جانے کے لئے نکل گئی

عدیل نے کمرے میں قدم رکھا تو اسے کمرے کی چھت خود پر گرتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔
اور شدت غم سے چلانے لگا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

دوڑ کر اس کے نیم برہنہ جسم پر بیڈ کے پاس پڑے صوفے پر رکھی ہوئی
چادر اٹھا کر ڈالی

اور اسکے قریب زمیں پر بیٹھ کر بین کرنے لگا

یا اللہ یہ کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ اپنی بہن کو اس حالت میں دیکھ کر

چلانے لگا سر کے بال نوچنے لگا

عبدالرحمن اور احسن تینوں گھبرا کر دوڑتے ہوئے آئے۔۔۔۔۔

عبدالرحمن زمین پر بیٹھا اور ہاتھ

ا کے بین سے پورا کمرہ گونج رہا تھا۔۔۔۔۔

تینوں حیران پریشان کھڑے تھے اور معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے

Classic Urdu Material

انہیں کھڑا دیکھ کر عدیل زمین سے اٹھا اور ان پر دھڑاکون لایا ہے
اسکو یہاں۔۔۔ عدیل نے سر کے بال دونوں ہاتھوں سے ناچتے ہوئے
چلا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عَدِیل پاگل ہو گئے ہو تمہارے ہی کہنے سے یہ یہاں لائی گئی ہے۔۔۔۔۔
احسن نے عَدِیل کی حالت سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے اسے یاد
دلایا۔۔۔۔۔

کیا یہ کسزئی نہیں ہے۔۔۔۔ عباد نے انجانے خوف سے
عدیل کی طرف دیکھ کر یوچھا

بہن ہے میری یہ کتوں-----عدیل چنگھاڑا

یہ وہ کنزئی نہیں ہے۔۔۔۔۔

میری بہن ہے یہ۔۔۔۔۔ عدیل نے پاگلوں کی طرح چلاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

اسی لمحے کسنزئی کو تھوڑا سا ہوش آیا تھا اس نے وہ سب الفاظ جو
عدیل نے ان سے کہے تھے سن لئے

اور وہ صدمے سے پھر بیہوش ہو گئی
بہن-----تینوں کے ہوش اڑ گئے-----

میں تم لوگوں کو نہیں چھوڑوں گا-----عدیل چلاتے ہوئے
ان پر جھپٹا

عباد اور عمران نے جلدی سے اسے قابو کر لیا اور تیمور
تقریباً عدیل کو گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے گئے-----
ہمارا کیا قصور ہے بولو عدیل؟؟ احسن نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر
پوچھا

Classic Urdu Material

ساراپلان تیرا ہتا۔۔۔ ہمیں تو یہ بھی نہیں پتا کہ تیری بہن کا کیا
نام ہے؟؟ نہ ہم نے اس لڑکی کو دیکھا

ہتا۔۔۔ نہ ہی تیری بہن کو۔۔۔۔۔ احسن نے کہا
لڑکی لانے کے پیسے بھی تو نے بھرے۔۔۔۔۔ عباد نے بھی اسکو
سمجھایا

ہم میں سے کوئی بھی قصور وار نہیں ہے یار تو سوچ۔۔۔۔۔ احسن
نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا

عدیل سکتے کے عالم میں سب سن رہا ہتا احسن کے الفاظ اسے
ایسے محسوس ہو رہے تھے جیسے کسی نے اس کے کانوں میں گرم گرم
سیسہ پگلا کر ڈال دیا ہو۔۔۔۔۔ اسی نے درد کی شدت سے آنکھیں
بند کر لیں

اور یار یہ بھی تو سوچو کہ وہ بھی تو کسی کی بہن ہوگی جسکو ہم اٹھا کر لا رہے تھے
۔۔۔۔۔ عمران

Classic Urdu Material

کی بات سن کر تینوں نے چونک کر عمران کو دیکھا اور کہتے ہیں
کھڑے رہ گئے۔۔۔۔۔

اپنی بہن کی طرف کسی کی نگاہ کو اٹھنے نہ دینا غیرت نہیں
بلکہ

اپنی نگاہوں کو کسی کی بہن کی طرف اٹھنے سے روک دینا غیرت ہے

عَدِیل کو پڑھی ہوئی اس عبارت کا مفہوم اب سمجھ آیا تھا
مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی

جو بھی ہوا غلط ہوا۔۔۔۔۔ عمران نے دکھ سے کہا

اور عدیل نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں

اب سوچنا یہ ہے کہ کیا جائے۔۔۔۔۔ احسن نے تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

یار بھرا تو دماغ کام ہی نہیں کر رہا تو سوچ اور جیسا ٹھیک لگے دیا کر
----- بھاد نے کہا

م----- احسن نے ہنکارا بھرا اور سوچنے لگا

راحیلہ کے گھر پہنچ کر تیمور نے مثال کو گاڑی سے اتر کر اسکے گھر
حبا کر کنزئی کے بارے میں معلوم کرنے کا کہا۔۔۔۔۔

جی آپ کو کس سے ملنا ہے۔۔۔۔۔ مثال کے بیل بھانے پر ایک
بوڑھی سی ملازمہ نے دروازہ کھول کر ادب سے پوچھا

مجھے راحیلہ سے ملنا ہے۔۔۔۔۔ مثال نے دھیمے لہجے میں کہا

کون ہے بوا۔۔۔۔۔ پیچھے سے کسی حنا تون کی آواز آئی۔۔۔۔۔

جی یہ کوئی لڑکی آئی ہے راحیلہ بٹیا کا پوچھ رہی ہے۔۔۔۔۔ بوا نے پلٹ
کر جواب دیا

Classic Urdu Material

تو آپ اسے اندر بلائیں نابواکیادروازے سے ہی لوٹا دیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اندر سے پھر انہیں حنا تون کی آواز آئی۔۔۔۔۔

آج بائیں بیٹیاں اکیلے بیٹیاں اندر ہیں۔۔۔۔۔ بوائے اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے
کہا

مثال نے پلٹ کر تیمور کی جانب احبازت طلب نظروں سے دیکھا

تیمور فاضلہ کم ہونے کی وجہ سے سب باتانی سن رہا تھا۔۔۔

اسی وجہ سے اس نے سر کے اشارے

اسے اندر جانے کی اجازت دی۔۔۔

ارے مثال تم کیسے آئیں؟؟ راحیلہ نے اسے دیکھ کر خوشدلی سے کہتے ہوئے بیٹھنے کا اشارہ کیا

یار بس بیٹھوں گی نہیں بس یہ معلوم کرنا ہے کہ آج کنزئی کے
ساتھ تمہارا بھی پریکٹیکل ہوتا؟؟؟

Classic Urdu Material

مثال نے بے صبری سے پوچھا
ہاں ہم دونوں ساتھ تھے آج۔۔۔ کیوں کیا ہوا؟؟؟ راحیلہ نے پوچھا

کیا میں اپنے بھائی کو اندر بلوا سکتی ہوں ہمیں کچھ پوچھنا ہے کنزئی
کے بارے میں وہ پلیز؟؟؟

مثال نے آنسو کو ضبط کرتے ہوئے پوچھا
ہاں کی نہیں۔۔۔ راحیلہ کے بجائے اسکی امی نے جواب دیا۔۔۔ اور
بوا کو اشارہ کیا کہ انہیں اندر بلا لائے

بس بہن ہمیں آپ اتنا بتادیں کہ کنزئی کو آپ نے آج آخری
دفعہ کتنے بجے دیکھا آپ نے کنزئی کو؟

جی 12 بجے تک۔۔۔۔۔ راحیلہ نے جواب دیا
12 بجے تک آپ کا پریکٹیکل ختم ہوا تھا کیا؟؟؟ تیمور نے پوچھا

Classic Urdu Material

نہیں بھائی وہ تو 11:45 تک ہی ختم ہو گیا تھا 12 بجے تک تو میری گاڑی آگئی تھی۔۔۔۔۔ راحیلہ نے کہا

ہوا کیا ہے کچھ ہم کو بھی تو پتا لگے۔۔۔۔۔ راحیلہ کی امی نے پوچھا
اور مثال نے انہیں سب بتا دیا۔۔۔۔۔

مشال کی بات سن کر راحیلہ اور اسکی امی حیران اور پریشان ہو گئے۔۔۔۔۔

مسگر کالج سے باہر نکلتے ہوئے میں نے خود اسکی گاڑی کھڑی دیکھی تھی
 ---- راحیلہ نے حیرانی سے جواب دیا۔----

تیمور اور مشال نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا

آپ نے پولیس میں گمشدگی کی رپورٹ کر دی کیا؟؟ راحیلہ کی امی نے پوچھا

جی آنٹی۔۔۔ مثال نے مختصر جواب دیا۔۔۔

Classic Urdu Material

بیٹا پلیز میری بیٹی کا نام نہیں لئے گا پولیس کے سامنے میں ایک بیوہ
عورت ہو پولیس کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتی۔۔۔۔۔ راحیلہ کی
امی نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے پریشان ہو کر کہا
آپ بے فکر رہیں آنٹی یہ ہماری بہنوں جیسی ہے۔۔۔۔۔ تیمور نے دکھ
سے جواب دیا

اور مثال کو چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر نکل گیا

اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے یہ ڈرائیور کا کام ہے۔۔۔۔۔ تیمور نے گاڑی کے اسٹیرنگ پر غصے سے ہاتھ مار کر کہا۔۔۔۔۔

یہاں کھلتے کھلتے بڑی ہو جاتی ہیں
پتہ ہی نہیں چلتا

کب انکا کھیل ختم ہوا کب نصیب کا شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

نسیم بیگم نے سوچتے ہوئے ایک سرد آہ لی

منور۔۔۔۔۔ دھیرے سے انہوں نے شوہر کو پکارا

منور صاحب نے بیوی کے پیکار نے پر چوتھے نکلتے ہوئے دیکھا۔۔۔

صبح سے شام ہو گئی ہے میری بچی کا ابھی تک کچھ نہیں پتا۔ آپ اپنے

دوست کو کال کر کے پوچھیں نا۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے آنسو کو پتے ہوئے کہا

منور صاحب نے تسبیح کے دانے گراتے ہوئے کچھ کہنا چاہا اسی وقت گاڑی

کی آواز آئی

کسنزی آگئی نسیم بیگم بولیں اور آٹھ کر باہر جانے ہی لگیں تھیں کہ

مثال، تیمور اور ارسلان اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

[illegible]

پوچھا

جی ماموں ڈرائیور کا کام ہی ہے یہ۔۔۔۔ تیمور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

کیا اس لڑکی نے دیکھا تھا کنزئی کو ڈرائیور کے ساتھ جاتے ہوئے۔۔۔۔۔ منور صاحب نے حیرانگی سے پوچھا

نہیں بڑے پاپا آپ خود سوچیں جب ڈرائیور وقت سے پہلے موجود تھا اور کنزئی کا پریکٹیکل بھی وقت پر ہو گیا تھا تو اس ڈرائیور نے کنزئی کو کیوں نہیں بلوایا چوکیدار سے کہہ کر۔۔۔۔۔ ارسلان نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

آپ ہمدانی انکل کو کال کر کے بتائیں تاکہ وہ اس سے سختی سے پوچھ گچھ کریں۔۔۔۔۔ تیمور نے کہا

منور صاحب نے پرسوچ نظروں سے دیکھا کسی فیصلے پر پہنچ کر کال کرنے لگے۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

جو میں کہوں گا اب تم سب کو ویسا ہی کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ احسن نے
تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا

دیکھو جو کچھ ہوا وہ سب انجانے میں ہوا۔۔۔ وہ تو شکر ہے کہ اس نے
تم کو نہیں دیکھا وہ بیہوش ہے۔۔۔ تو میری بات سن رہا ہے نا
۔۔۔ احسن نے عدیل کو دیکھتے ہوئے کہا

دیکھو سب پلان کے مطابق ہی ہو گا۔۔۔ بس ایک تبدیلی کی ہے وہ یہ کہ
میں نے چوکیدار کو سمجھا دیا ہے کہ جب وہ ہوش میں آئے گی اور
بھاگنے کی کوشش کرے تو اسے بھاگنے دے اور چھپ کر اس کا پیچھا
کرے اور موقع دیکھ کر اسے کے سامنے آ کر اسے گھر پہنچا دے۔۔۔
احسن نے سب کی طرف دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے عدیل؟؟ احسن کے بجائے عباد نے عدیل کی
جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

Classic Urdu Material

عدیل نے کوئی جواب نہیں دیا بس حنائی نظروں سے اسکی
حباب دیکھتا رہا

میرے خیال سے پہلے تم سب اپنے اپنے حلیے درست کر لو۔۔۔۔۔
حسن نے کہا

نہیں یار بس اب نکل اس جگہ سے مجھے وحشت ہو رہی ہے
۔۔۔ عمران نے احساں سے کہا

چلو پھر چلتے ہیں۔۔۔ حسن نے کہا اور چوکیدار کو آواز دینے لگا
حنان۔۔۔ حنان

تھوڑی دیر میں ایک بوڑھا پٹھان دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا
جی صاحب۔۔۔ اس نے احسن سے پوچھا

ہم لوگ حبارہ ہیں اور جیسا تم کو سمجھایا ہے ویسا ہی کرنا سمجھے
؟؟۔۔۔۔۔ احسن نے اسے دیکھ کر پوچھا

Classic Urdu Material

جی صاحب سمجھ گیا ہوں میں آپ بے فکر ہو جاؤ۔۔۔ حنان
نے جواب دیا

چلو۔۔۔ احسن نے کہا

تینوں جانے کے لئے کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

عبدالعدیل کو سنبھال۔۔۔ عدیل کو لڑکھڑاتا ہوا دیکھ کر احسن
 چلایا

عباد نے اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر عدیل کو ہتھاما
سنجھالو خود کو پیارا حسن نے کہا

میں سمجھ سکتا ہوں یا مشکل ہے مگر جو غلطی ہم چاروں کر چکیں
ہیں اسکو حل بھی ہمیں ملکر

کرنا ہے۔۔۔ فی الحال یہاں سے چلو پھر کل ملتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ کیا کریں۔۔۔ احسن نے عدیل کو سمجھاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

چلیں اب؟؟ احسن نے عدیل سے پوچھا
عدیل نے جواب دیے بغیر موڑ کر اس کمرے کی جانب
دیکھا جس میں اسکی حبان سے پیاری بہن اب
لٹی پٹی حالت میں بیہوش پڑی تھی
اور پھر کرب سے تینوں کی طرف دیکھا اور خود کو سنبھالتے ہوئے
بابر کی جانب قدم بڑھا دیئے
احسن نے گاڑی عدیل کے گھر کے سامنے روک دی
عدیل خود کو سنبھالتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا
گھر کا سناٹا عدیل کو اپنے اندر محسوس ہوا
وہ سب کی نظروں سے چھپ کر اپنے کمرے میں چھپنا چاہتا
تھا
عدیل۔۔۔۔۔ مثال نے پکارا

Classic Urdu Material

عدیل آگیا۔۔۔ سب کی آوازیں اسکے کانوں سے ٹکرائیں وہ سب کیا بول
رہے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا بس شور مچتا اور اس میں
اسے بس ایک بات سنائی دی کسنزئی
اور پھر اسے لگا کہ زمین گھوم رہی ہے۔۔۔ اور وہ چپکرا کر گر پڑا۔۔۔

انکو کوئی بہت گہرا صدمہ پہنچا ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب
نے آئی۔ سی۔ یو سے باہر آ کر منور صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا
اسکو کب تک ہوش آجائے گا ڈاکٹر صاحب۔۔۔ عمر نے
ڈاکٹر صاحب سے پوچھا
انہیں دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے عمر سے
کہا

کیا مطلب؟؟ منور صاحب نے صدمے سے پوچھا
ابھی کچھ کہنا مشکل ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا

Classic Urdu Material

بعض دفعہ اس کرب کو بیان کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جسے
ہم محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔

ہائے میرے اللہ ابھی کچھ دن پہلے گھر میں کیسی شادی کی خوشیاں
منائیں حبار ہی تھیں اور اب -----

ذکیہ بیگم نے سر آہ کھینچ کر مثال سے کہا
پتہ ہی نہیں کس کی نظر لگ گئی ہمارے ہنستے بستے گھر کو۔۔۔۔۔
مثال کے کوئی جواب نہ دینے پر انہوں نے پھر کہا

مما عدیل ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ مثال نے ماں کی گود
میں سر رکھ کر آنسو کو ضبط کرتے ہوئے پوچھا

انشاء اللہ بیٹا۔۔۔ ذکیہ بیگم کو خود کی آواز کھوکھلی لگی

Classic Urdu Material

کیا یہ کنزئی ہمارے ہنی مون پر جانے کے بعد گم نہیں ہو سکتی تھی
۔۔۔۔ بشری نے بے زاری سے کہا

خدا کے لئے بشری حنا موش ہو جاو۔۔۔۔ سوچ سمجھ کر تو بولا کرو
۔۔۔ ذکیہ بیگم نے بیٹی کو غصے سے ڈانٹا اور کمرے سے نکل کر باہر
چلیں گئیں

ایسا کیا کہ دیامیں نے۔۔۔۔۔ بشری نے مثال کی طرف
دیکھ کر پوچھا

مثال نے بہن کی طرف دکھ اور افسوس سے دیکھا اور ماں کے پیچھے
باہر نکل گئی

کنزئی کو ہوش آچکا تھا۔۔۔۔۔
میں کہاں ہوں؟؟

Classic Urdu Material

یہ کون سی جگہ ہے؟؟ کسزئی نے چاروں طرف نظریں
گھما کر دیکھا

اسے ہر طرف اجنبیت نظر آئی

اسنے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسے اپنا پورا وجود زخمی لگا

اسنے خود کو گھسیٹ کر بمشکل بیڈ پر بیٹھایا

بیڈ کے برابر رکھا پانی کے جگ کو اٹھا کر اسنے اپنے پیاسے لبوں سے لگا

لیا اور ایک ہی گھونٹ میں سارا پانی پینے کی کوشش کرنے لگی

پانی پی کر وہ کچھ سوچنے کی پوزیشن میں ہوئی

میں تو کالج میں تھی اور ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک وہ آدمی

-----ا وہ میرے خدا کیا مجھے اغوا کر لیا گیا ہے؟؟ اس نے خود

سے سوال کیا

Classic Urdu Material

یہ وہ کنزئی نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ میری بہن کنزئی ہے۔۔۔۔۔
اسکے کانوں میں عدیل کی آواز گونجی جو اس نے تھوڑی دیر کے لیے
ہوش میں آنے کے بعد سنی تھی

تو کیا عدیل نے مجھے اغوا کروایا تھا؟؟ اس نے خود سے پوچھا
نہیں مجھے نہیں وہ کسی اور کنزئی کو اغوا کرانا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن
کسکو اور کیوں؟؟

اسے ایک دم خود سے وحشت ہوئی۔۔۔۔۔ اس کا دل کرا کہ وہ یہاں سے
بھاگ جائے۔۔۔

اس نے اپنی سوچ پر عمل کرنے کے لئے اٹھ کر بھاگنا چاہا مگر ایک
درد کی لہر نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا

اس نے خود کو سنبھلا اور پوری طاقت سے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور جو
چادر عدیل نے اس پر ڈالی تھی اسے اپنے وجود پر اچھی طرح لپیٹا اور
دروازے کی جانب بڑھی

Classic Urdu Material

دروازہ باہر سے لاک نہیں ہتا

اسنے آہستہ سے دروازے کو باہر کی جانب دھکیلا دروازہ کھل گیا
کمرے سے باہر آکر کنزئی کو سناٹے کا احساس ہوا۔۔۔ اس
نے پوری قوت سے باہر کی جانب دوڑ لگادی

باہر گیٹ پر بھی کوئی موجود نہیں ہتا وہ بھاگتی رہی اور بھاگتے بھاگتے
سڑک پر آگئی

تیز بھاگنے کی وجہ سے اسکی سانس پھول رہی تھی

وہ کہیں رکی نہیں اور کچھ آگے جا کر اسے گھر نظر آئے۔۔۔۔۔
بھاگتے ہوئے اس نے محسوس کیا کہ کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے

Classic Urdu Material

اسی نے گھروں کے بند دروازوں کو دیکھتے ہوئے مدد کے لئے پکارا۔۔۔۔۔

بحپاو

بحپاو

اسکی ٹانگیں بھاگ۔ بھاگ کر شل ہو چکی تھیں

_____ بے تحاشا پھولتی سانس اور جلتا ہوا

خشک حلق اسکی برداشت کو آخری حد تک لے گیا تھا۔۔۔۔۔

اچانک اسکا پاؤں حصار دار جھاڑیوں میں الجھا اور وہ منہ کے بل گری

بیہوش ہونے سے پہلے اس نے ایک کھلے دروازے سے کسی کو مدد

کے لئے اپنے قریب آتے دیکھا اور اس کا

ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

احسن کے وفادار چوکیدار نے مالک کے حکم کے مطابق کسنزی کا
پچھیا کیا اور جب لوگ کسنزی کی مدد

کے پکارنے پر اس کے قریب آئے اور اسے بیہوشی کی حالت میں اٹھا کر قریب ہسپتال میں میں لے گئے تو

اس نے احسن کو کال کر کے ساری صورتحال سے آگاہ کیا

احسن نے اسے واپس بنگلے میں جانے کا کہا اور کال بند کر کے
عبدالاور عمران کو ساری صورت حال

بتائی۔۔۔ اور پھر عدیل کا نمبر پریس کرنے لگا۔۔۔۔۔

دوسری جانب سے صرف بیل جا رہی تھی کوئی کال ریسو نہیں کر رہا تھا۔

اس نے پریشان ہو کر پھر کال کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد کال
ریسو کر لی گئی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ احسن نے کہا

Classic Urdu Material

جی کون بول رہا ہے۔۔۔۔۔ دوسری جانب ذکیہ بیگم تھیں
آئی یہ عدیل کا نمبر نہیں ہے کیا؟؟ احسن نے کسی خاتون کی آواز
سن کر گڑبڑا کر پوچھا

بیٹا یہ اسی کا نمبر ہے مگر اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ
بات نہیں کر سکتا آرام کر رہا ہے۔۔۔

آپ بعد میں کال کر لینا۔۔۔۔۔ یہ کہہ کر ذکیہ بیگم نے کال
کاٹ دی اور مثال کو آوازیں دینے لگیں۔۔۔۔۔

مثال۔۔۔۔۔ مثال۔۔۔۔۔ ذکیہ بیگم نے آواز دی
جی ماما۔۔۔۔۔ مثال نے آکر پوچھا

بیٹا عدیل کا موبائل آف کر کے رکھ دو جب وہ ٹھیک ہو کر آئے گا تو اسے
دے دیں گے۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے ماما مثال نے کہا اور موبائل آف کر دیا۔۔۔۔۔

یار میں نے عدیل کو کال ملائی تھی۔۔۔۔۔ مگر اسکی شاید امی نے کال
اٹھائی تھی کہ رہیں تھیں کہ اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔
اسن نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا
تو جو کچھ اسکے ساتھ ہوا اس کے بعد اسکی طبیعت تو خراب ہونی
تھی۔۔۔۔۔ عباد نے کہا
یار جو ہوا اسکے بعد میں اب دوبارہ عدیل سے نظریں نہیں ملا
سکوں گا۔۔۔۔۔ میں اب کبھی پھر تم لوگوں سے نہیں مل سکتا
۔۔۔۔۔ یہ کہہ کر عمران نے اپنی بانٹیک اسٹارٹ کی اور چلا گیا

Classic Urdu Material

عباد اور احسن نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر
سڑک کی جانب دیکھا جہاں سے ابھی ابھی عمران کی بانٹیک
گئی تھی۔۔۔۔۔

عدیل ہوش میں آنے کے بعد اپنا ذہنی توازن کھو چکا تھا
۔۔۔۔۔ اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا
وہ صرف بار بار ایک جملے کی تکرار کر رہا تھا۔۔۔۔۔
یہ میری بہن کنزئی ہے۔۔۔۔۔ یہ میری بہن کنزئی ہے
۔۔۔۔۔

عدیل کنزئی سے بہت پیار کرتا تھا اور اسی لئے وہ کنزئی کی
گمشدگی کو برداشت نہیں کر پایا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

دیکھئے گاماموں جب کسنزئی گھر آجائے گی عدیل اسے دیکھ کر بالکل
ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر نے منور صاحب اور دانیال صاحب کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا

انشاء اللہ۔۔۔۔۔ دانیال صاحب نے بھائی کے کاندھے کو دباتے ہوئے

یقین دلایا

منور صاحب نے حنا موشی سے سر جھکالیا
انھیں کیا خبر تھی کہ انکا لاڈلا بیٹا اپنے گناہوں کی سزا کاٹ رہا ہے اور
ساری زندگی کاٹتا رہے گا۔۔۔

عبدال کو گھر میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

تب ہی منور صاحب کے موبائل پر کسنزئی کی کال آئی تھی اور ڈاکٹر فرح سے بات کرنے کے بعد منور صاحب اپنے بھائی اور دونوں بھانجوں کے ساتھ ہسپتال پہنچے جہاں انہیں کسنزئی کی حالت کے بارے میں پتہ چلا

عمر کے سمجھانے اور منور صاحب کی حالت کے پیش نظر تیمور انہیں لیکر گھر آگیا۔۔۔۔۔

میری بچی کہاں ہے آپ کیوں نہیں لائے اسے ساتھ۔۔۔۔۔
نسیم بیگم نے انہیں کسنزئی کے بغیر آمادہ کھل کر پوچھا

بھابھی آپ اندر تو چلیں ہم بتاتے ہیں۔۔۔۔۔ منور صاحب کے بجائے دانیال صاحب نے جواب دیا
اسے کیا ہوا ہے وہ ہسپتال میں کیوں ہے۔۔۔۔۔ نسیم بیگم کو صبر کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

بیگم ہماری بیٹی لٹ گئی برباد ہو گئی۔۔۔ منور صاحب نے ضبط کھوتے ہوئے
چلا کر کہا

نسیم بیگم، ذکیہ بیگم اور ملیحہ بیگم نے منور صاحب کی بات
سن دل ہتمام لیا

ذکیہ بھابھی بیگم کو سنبھالو۔۔۔ دانیال صاحب نے نسیم
بیگم کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

ذکیہ بیگم اور مثال تیزی سے آگے بڑھیں اور نسیم بیگم کو
سنبھال کر کمرے میں لے گئیں

بشری جلدی سے پانی لے آئی۔۔۔۔۔

مجھے میری بچی کے پاس لے چلو۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے منور
صاحب سے التجا کی

صبر کرو بیگم کل وہ گھر آجائے گی۔۔۔ منور صاحب نے دلا سہ
دیتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

منور وہ میری بیٹی ہے اسے اس وقت صرف اور صرف میری
ضرورت ہے وہ راہ دیکھ رہی ہوگی میری بار بار۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے
روتے ہوئے کہا

بہا بھی بیگم ٹھیک کہہ رہی ہیں بھائی صاحب۔۔۔۔۔ ملیجے
بیگم نے بھائی کو سمجھاتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ منور صاحب نے احبازت دیتے ہوئے کہا

میرے خیال سے ذکیہ آپ بھی بھابھی بیگم کے ساتھ چلی
جائیں۔۔۔۔۔۔ ملیجی۔ بیگم نے ذکیہ بیگم سے کہا

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔۔۔ دانیال صاحب نے بہن کے فیصلے کی تائید کی

ارسلان ان دونوں کو لیکر دانیال صاحب کے بتائے ہوئے ہسپتال پہنچا۔۔۔۔۔ عمر انکا ہسپتال کے گیٹ پر ہی

انتظار کر رہا تھا

وہ انھیں لیکر کنزئی کے کمرے میں آگیا۔۔۔۔۔

کنزئی میری بچی۔۔۔ نسیم بیگم سے صبر نہیں ہو رہا تھا انکا
بس نہیں چل رہا تھا کہ کنزئی کو ویسے ہی بانہوں میں بھر لیں
جیسے بچپن میں بھر لیا کرتی تھیں

یہ بول کیوں نہیں رہی عمر۔۔۔۔۔ انہوں نے بے چینی سے عمر سے
پوچھا

ممانی حبان کنزئی کو سکون کا انجکشن لگایا گیا ہے۔۔۔۔۔ یہ جتنا سوئے گی
اتنی جلدی ٹھیک ہوگی۔۔۔

عمر نے نسیم بیگم کو سمجھاتے ہوئے کہا
نسیم بیگم کنزئی کے سر ہانے کھڑے ہو کر آہستہ آہستہ اس کے بال
سہلانے لگیں

ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

Classic Urdu Material

مقدروں کے کھیل بھی
کتنے عجیب ہوتے ہیں
لاڈوں کے پلنے والے بھی
قدموں کی دھول ہوتے ہیں
آپ بیٹھ جائیں ناممائی۔۔۔ عمر نے نسیم بیگم سے کہا
نہیں میں یہاں ہی ٹھیک ہوں۔۔۔ انہوں نے کسی ضدی بچے کی
طرح کہا
عمر مسکرایا اور پاس پڑی کرسی اٹھا کر انکے قریب رکھتے ہوئے انہیں
زبردستی بٹھا دیا

Classic Urdu Material

تیمور۔۔۔۔۔ ملیحہ بیگم نے تیمور کے کمرے کا دروازہ دھیرے سے
بجاتے ہوئے اسے آواز دی
تھوڑی دیر میں دروازہ کھول گیا۔۔۔۔۔
اپنے بیٹے کا چہرہ دیکھ کر انکا کلیجہ منہ کو آگیا
کیا ہوا میرے بچے۔۔۔۔۔ انہوں نے تڑپ کر پوچھا
امی جان ایسا میرا ساتھ ہی کیوں ہوا۔۔۔۔۔ تیمور نے ماں کے گلے لگ
کر اپنا ضبط کھوتے ہوئے کہا
حوصلہ رکھو میرے بچے یہ تمہاری برداشت کا امتحان ہے۔۔۔۔۔ ملیحہ
بیگم نے بیٹے کو حوصلہ دیتے کہا
آپ مجھے بتائیں امی میں کیا کروں۔۔۔۔۔ تیمور نے ماں کی جانب
دیکھتے ہوئے کہا
نہیں بیٹا یہ فیصلہ تمہیں خود کرنا ہے میں نہیں چاہتی کہ تم یہ
فیصلہ کسی بھی دباؤ میں آکر کرو

Classic Urdu Material

یہ تمھاری محبت کا امتحان ہے۔۔۔۔۔

ملیجہ بیگم نے بیٹے کی پیٹ تھپتھپاتے ہوئے کہا اور آنسو پہنچتے ہوئے
کمرے سے باہر چلیں گئیں

تیمور نے ماں کو باہر جاتے ہوئے ایک ٹھنڈی سانس لی
اور کسی نتیجے پر پہنچ کر خود کو ہلکا پھلکا محسوس کیا

بھابھی۔۔۔۔۔ بھابھی۔۔۔۔۔ تیمور نے زور سے بشری کو آواز دی
تیمور کی آواز نے نہ صرف گھر کے سناٹے کو توڑا بلکہ منور صاحب،
دانیال صاحب اور ملیجہ بیگم کو بھی حیران کر دیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا تیمور کیوں چلا رہے ہو۔۔۔۔۔ بشری نے حیرت سے تیمور کو
دیکھتے ہوئے کہا

کچھ تو خیال کریں آپ بھابھی رات کے آٹھ بج رہے ہیں میری
ہونے والی بیوی ہسپتال میں بھوکے ہوگی

Classic Urdu Material

اسکے لئے رشید اسے کہہ کر کھانا پیک کر وادیں۔۔۔۔۔ تیمور کے لہجے
میں پرانی والی بشارت دیکھ کر نہ صرف

بشری حیران رہ گئی بلکہ عدیل کے کمرے میں موجود سب افراد کو
حیران کر گئی

ملیجہ بیگم اور منور صاحب کو تیمور کے اس جملے
میری ہونے والی بیوی۔۔۔۔۔

نے سکون بھر دیا۔۔۔۔۔ منور صاحب نے شکرانہ نظروں سے بہن کو
دیکھا

ملیجہ بیگم بھائی کا ہاتھ ہتھام کر آنکھوں سے ہوئے رو پڑیں
مثال اور دانیال صاحب کی بھی آنکھیں بھیگ گئیں

اسی وقت تیمور ہسپتال جانے کی اجازت لینے کمرے میں آیا اور
سب کو روتا دیکھ کر حیران رہ گیا

Classic Urdu Material

کیا ہوا؟؟ تیمور نے ماں سے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔ مجھے آج اپنی تربیت پر فخر ہو رہا ہے۔۔۔ تم نے بالکل
درست فیصلہ کیا ہے۔۔۔ ملیح نے پیار سے بیٹے کا ماتھا چومتے
ہوئے کہا

اماں اب آپ بھی ماموں کو اپنا فیصلہ سنا دیں۔۔۔۔۔ تیمور نے
ماں کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا

بیٹا میرا بھی وہی فیصلہ ہے جو تمہارا ہے۔۔۔۔۔ ملیح بیگم نے
خوشی سے جواب دیا

دانیال صاحب نے اپنے بھائی کے چہرے پر بھگری ہوئی
خوشیوں کے رنگ دیکھ کر سکون کا نس لیا
وہ بہت خوش تھے کہ گھر میں خوشیاں لوٹ آئی ہیں۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

کسنزئی کو دیکھ کر عدیل بھی ٹھیک ہو جائے گا پھر ہم مثال اور
عدیل کی شادی کر دیں گے۔۔۔۔۔ دانیال صاحب نے مسکراتی ہوئی
بیٹی کو دیکھتے ہوئے سوچا

ابا بیٹا تم ہسپتال کھانا لیکر جاؤ۔۔۔ ملیحہ بیگم نے بیٹے کو
دیکھتے ہوئے کہا

جی امی جان۔۔۔۔۔ تیمور نے سعادت مندی سے کہا اور ہسپتال
جانے کے لئے نکل گیا

ملیحہ مجھے بھی بھوک لگی ہے پلیز کھانا لگوادو۔۔۔۔۔ دانیال
صاحب نے خوشی سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

اچھا میں ابھی لگواتی ہوں۔۔۔ ملیحہ بیگم نے بھائی کو دیکھتے ہوئے
کہا

بشری۔۔۔۔۔ بشری۔۔۔ ملیحہ بیگم نے بشری کو آواز دی
جی پھوپھو۔۔۔۔۔ بشری نے جواب دیا

Classic Urdu Material

بیٹا راشدہ سے کہہ کر کھانا لگوا دو سب کو بہت بھوک لگی ہے

جی اچھا۔۔۔ بشری نے آہستہ سے جواب دیا

اللہ کا شکر ہے میرے بیٹے نے مجھے میرے بھائیوں کے سامنے

شرمندہ ہونے سے بچا لیا۔۔۔ ملیحہ بیگم نے خوشی سے

بشری کو دیکھتے ہوئے کہا

بشری نے کوئی جواب نہیں دیا بس حنا موشی سے سر جھکا لیا

کیا بات ہے بشری تم حنا موش کیوں ہو۔۔۔۔۔ ملیحہ بیگم

نے بشری کو حنا موش دیکھتے ہوئے پوچھا

مجھے سمجھ نہیں آرہی پھوپھو آپ تیمور کے فیصلے سے خوش کیوں ہیں؟

؟؟؟؟ آپ کو اسے سمجھانا

Classic Urdu Material

چاہئے۔۔ کیا کمی ہے اس میں؟؟؟؟؟ کیوں آپ اسے مجبور
کر رہی ہیں اس فیصلے پر؟؟؟؟؟ بشری نے ملیحہ بیگم کو دیکھتے ہوئے زہر
اگلا

خاموش ہو جاؤ تم۔۔۔ میں مجبور نہیں کر رہی بلکہ یہ تیمور کا خود
کافیصلہ ہے۔۔۔۔۔ سمجھیں تم۔۔۔۔۔

ملیحہ بیگم نے تاسف سے بھتیجی کو دیکھا

بہت افسوس ہوا ہے مجھے تمہاری سوچ پر بشری۔۔۔۔۔ پیچھے سے
دانیال صاحب کی آواز آئی

ملیحہ بیگم اور بشری نے دانیال صاحب کی آواز پر چونکتے ہوئے دیکھا

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری بیٹی کی سوچ اتنی گھٹیا ہو سکتی ہے
۔۔۔ دانیال صاحب نے بشری کو غصے سے گھور کر کہا

Classic Urdu Material

چھوڑو دانیال بچی ہے ابھی سمجھ جائے گی وقت کے ساتھ ساتھ۔۔۔
ملیجہ بیگم نے بات ختم کرتے ہوئے کہا اور بشری کو جانے کا
اشارہ کیا

*****f*****

مما۔۔۔ کسنزئی نے آنکھیں کھولنے پر ماں کو قریب دیکھا تو
انہیں پکارا

ہاں میری بچی بولو۔۔۔ نسیم بیگم نے کسنزئی کے ماتھے کو چومتے ہوئے
کہا

مما۔۔۔۔۔ وہ ماں کے چومنے پر خود پر قابو نہیں رکھ پائی اور پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی

Classic Urdu Material

کسنزئ میری بچی۔۔۔ نسیم بیگم بیٹی کے اس طرح رونے پر قابو
نہیں رکھ پائیں اور خود بھی رو دیں

ممانی پلیز اس طرح تو کسنزئ کی طبیعت اور خراب ہو
جائے گی۔۔۔ عمر نے نسیم بیگم کو سمجھاتے ہوئے کہا
اور ہوا بھی ایسا ہی کسنزئ کی حالت بگڑ گئی۔۔۔ اسے سانس لینے
میں دشواری ہونے لگی

اسکی بگڑتی حالت دیکھ کر تینوں کے ہاتھ پیر پھول گئے
عمر جلدی سے ڈاکٹر فرح کو بلا لایا
ڈاکٹر فرح نے اسے جلدی سے سکون کا انجکشن دیا۔۔۔ کسنزئ
پھر نیند کی آغوش میں چلی گئی

یہ بہت کمزور ہو گئی ہے۔۔۔ اسے آپ لوگ جتنا خوش رکھ سکتے
ہیں رکھیں پلیز۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے

Classic Urdu Material

سوئی ہوئی کسنزئی کو دیکھتے ہوئے کہا جس نے ابھی تک اپنی ماں کا ہاتھ
ہٹا ما ہوا ہٹا

دیکھیں اگر آپ بھی اسکے ساتھ روئیں گی تو یہ خود کو کیسے سنبھالے گی
--- ڈاکٹر فرح نے آنسو صاف کرتی ہوئی نسیم بیگم سے کہا
اللہ اسے برباد کرے جس نے میری بیٹی کو اس حال میں
پہنچایا۔۔۔ نسیم بیگم نے جھولی پھیلاتے ہوئے انخبانے میں
اپنے بیٹے کو بد عادی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب آپ کو ڈاکٹر رزاق بلارہے ہیں۔۔۔ فیمل نرس نے
آکر ڈاکٹر فرح کو سینر ڈاکٹر کا پیغام دیا
ڈاکٹر فرح پیغام سنتے ہی باہر چلیں گئیں

اسلام و علیکم خواتین اور ایک عدد حضرت۔۔۔ تیمور نے اسی وقت
ہسپتال کے کمرے میں داخل ہو کر خوشدلی سے کہا

Classic Urdu Material

کمرے میں داخل ہو کر تیمور کو ماحول کی سنجیدگی کا احساس ہوا

کیا ہوا آپ سب کو۔۔۔ تیمور نے نسیم بیگم کے روئے ہوئے

چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

میری بچی۔۔۔ نسیم بیگم سسکیاں لیکر تیمور سے کہا

ممائی۔۔۔ ممائی۔۔۔ تیمور نے نسیم بیگم کو کاندھے سے پکڑ کر کرسی پر

بیٹھاتے ہوئے کہا اور خود انکے قدموں میں پنچوں کے بل بیٹھ گیا

آپ بھول رہی ہیں ممائی یہ آپکی بیٹی کے ساتھ ساتھ میری ہونے
والی بیوی بھی ہے۔۔۔ تیمور نے اپنے ہاتھوں سے انکے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

تیمور۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے حیرت اور خوشی سے تیمور سے کہا

جی ممائی۔۔۔ تیمور نے انکے ہاتھ ہتھام کر یقین دلایا

خوش کر دیا یا تو نے تو۔۔۔۔۔ عمر نے حقیقت میں خوش ہو کر

کہا

Classic Urdu Material

شبابش میرے بچے۔۔۔ ذکیہ بیگم نے بھی خوشی کا اظہار کیا
اب آپ سب لوگ گھر جائیں اور کنزئی کے ویکم کی
تیا ریاں کریں کل میں صبح ہی ڈاکٹر سے بات کر کے کنزئی کو
گھر لے کر آ رہا ہوں اسے ہسپتال کی نہیں ہم سب کی ضرورت ہے
۔۔۔ تیمور نے مسکراتے ہوئے کہا
نسیم بیگم نے خوشی سے تیمور کو گلے لگالیا

تیمور۔۔۔۔۔ کنزئی نے تیمور کو کمرے میں دیکھ کر پکارا
بولو کنزئی۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ تیمور نے کنزئی کے پکارنے پر
اس کے قریب آ کر پوچھا
آپ یہاں کب آئے۔۔۔ کنزئی نے حیرانگی سے پوچھا
مما کہاں ہیں؟؟؟ کنزئی نے ساتھ ہی دوسرا سوال کیا

Classic Urdu Material

سب ادھر ہی موجود ہیں تم پریشان مت ہو۔۔۔ کنزئی نے اسے پیار سے
سمجھاتے ہوئے کہا

آپ ماما کو بلا دیں پلیز۔۔۔۔۔ کنزئی نے منت بھرے لہجے
میں کہا

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھولا اور نسیم بیگم اور ذکیہ بیگم کھانے
کے برتن لے کر کمرے میں داخل ہوئی

ماما آپ کہاں چلی گئیں تھیں؟؟؟؟؟؟ کنزئی نے ماں سے
پوچھا

بیٹا تیمور کھانا لے کر آیا تھا ٹھنڈا ہو گیا تھا تو میں اور ذکیہ ہسپتال
کے کچن سے گرم کرنے گئے تھے۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے کنزئی کو پیار
سے دیکھتے ہوئے کہا

میں اپنی بیٹی کو کھانا اپنے ہاتھوں سے کھلاؤنگی۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے
پیار سے نوالہ بنا کر کنزئی کے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

ذکیہ بیگم نے کنزئی کو بیڈ پر بیٹھا دیا تھا
اسی وقت ڈاکٹر فرح کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔۔
کمرے کا منظر دیکھ کر ڈاکٹر فرح کے چہرے پر ایک آسودہ سی
مسکراہٹ آ گئی
کیا میں آپ سے کچھ بات کر سکتی ہوں؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر
فرح نے تیمور سے پوچھا
جی کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔ تیمور نے مختصر جواب دیا
پلیزی یہاں نہیں آپ میرے آفس آ جائیں کھانا کھا کر
پھر۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے تیمور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ تیمور نے جواب دیا
میں ڈاکٹر صاحب سے بات کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔۔ تیمور نے نسیم
بیگم اور ذکیہ بیگم سے کہا

Classic Urdu Material

میں بھی چلتا ہوں ساتھ۔۔۔ عمر نے کہا
جی ٹھیک ہے آجائیں۔۔۔ تیمور نے ادب سے کہا
دونوں بھائی ڈاکٹر فرح کے کمرے کی طرف بڑھ گئے

دستک دینے کے بعد دونوں اندر بلانے کے لیے ڈاکٹر فرح کی
احبازت کا انتظار کرنے لگے۔۔۔

آجائیں۔۔۔ ڈاکٹر فرح کی اندر سے آواز آئی۔۔۔
دونوں آفس میں داخل ہوئے۔۔۔

پلیز بیٹھیں۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے سامنے رکھی کرسیوں کی جانب
اشارہ کرتے ہوئے کہا

میں آپ سے بات صرف اس لئے کرنا چاہتی ہوں کیونکہ
آپ کسنزئی کے منگیتز ہیں۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے بات کا آغاز
کرتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

اس وقت کنزئی کو سب سے زیادہ آپکی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر
فرح نے تیمور کی جانب دیکھتے ہوئے کہا
تیمور سر جھکائے ڈاکٹر فرح کی بات سن رہا تھا
مجھے نہیں پتا کہ اب آپ کا فیصلہ کیا ہو گا لیکن انسانیت کے ناطے
پلیز آپ جو بھی فیصلہ کریں وہ اس کے نارمل ہونے کے بعد
کریں۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے تیمور کے حنا موش رہنے کے بعد کہا
میں کنزئی کو نہیں چھوڑوں گا میں اسی سے شادی کروں گا۔۔ اس
سارے حادثے میں اس کا کیا قصور اس کو سزا کیوں دوں؟؟؟ انکو
سزا نہ دوں جو اس حادثے کے ذمہ دار ہیں؟؟؟؟ میں جب تک
چپین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک وہ لوگ بے نقاب نہیں ہو
جاتے جنہوں نے کنزئی کے ساتھ یہ سب کیا ہے۔۔۔ تیمور
نے خود پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

پلیز آپ کو بھی جو کچھ پتا ہو مجھے بتائیے گا۔۔ کون لایا تھا کسنزئی
کو یہاں؟؟؟؟؟

یہاں کے کچھ مقامی لوگ لائے تھے۔۔ کہہ رہے تھے کہ یہ کہیں
سے بھاگتی ہوئی آئی تھی اور انکے گھر کے سامنے بیہوش ہو کر گر گئی تھی

ڈاکٹر فرح نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ تیمور نے سوچتے ہوئے کہا

مجھے احبازت ہے اب۔۔۔۔ تیمور نے ایک دم چونکتے ہوئے کہا

جی۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے جواب دیا

عمر اور تیمور باہر آ گئے

کیا کرو گے تم؟؟؟؟؟ عمر نے تیمور سے پوچھا

Classic Urdu Material

بھائی میں انکو زوالائے بغیر چپین سے نہیں بیٹھوں گا۔۔۔۔۔

تیمور نے خود پر قابو رکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسنزئی _____ قسط نمبر 11

کیسے دلاو گے تم سزا؟؟؟؟؟؟ عمر نے تیمور سے پوچھا

کسنزئی کی مدد سے۔۔۔۔۔ تیمور نے سوچتے ہوئے کہا

کیا مطلب؟؟؟؟ عمر نے چونک کر اسے دیکھا

میرا مطلب ہے بھائی کہ جب کنزرویٹو نارمل ہو جائے گی اور کچھ

بتانے کے قابل ہو جائے گی تو میں اسکی مدد سے ہی ان کو پکڑواں گا

--- تاکہ وہ پھر کسی اور لڑکی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکیں --- تیمور

نے جواب دیا

Classic Urdu Material

میرے خیال سے بڑے ماموں سے احبازت لے لینا کچھ بھی کرنے
سے پہلے۔۔۔۔۔ عمر نے اسے مشورہ دیا

جی بھائی ضرور۔۔۔ تیمور نے سعادت مندی سے کہا
ایک منٹ بھائی آپ چلیں میں ڈاکٹر صاحب سے
کسنزی کو کل گھر لے جانے کے بارے میں بات کر کے آتا ہوں
۔۔۔ تیمور نے عمر سے کہا

میں بھی چلتا ہوں ساتھ۔۔۔ عمر نے جواب دیا

ایکسیوزمی۔۔ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟؟؟؟۔۔۔ تیمور نے ڈاکٹر فرح

کے آفس میں داخل ہونے سے پہلے پوچھا

جی پلیز۔۔ ڈاکٹر فرح نے مسکراتے ہوئے کہا

ڈاکٹر صاحب میں کل کنزرویٹو گھریلو جانا چاہتا ہوں

۔۔ میرے خیال سے کنزرویٹو اس وقت اپنوں کی ضرورت ہے

Classic Urdu Material

۔۔ وہ وہاں جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ تیمور نے ڈاکٹر فرح کی
جانب دیکھتے ہوئے کہا

ہم اس کا چیک اپ کرانے آتے رہیں گے۔۔۔ عمر نے جلدی
تیمور کی حمایت میں کہا

کیوں نہیں۔۔۔ یقین کریں مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ لوگ ایسا
سوچ رہے ہیں۔۔۔ ورنہ عام طور پر

ایسی سچویشن میں لڑکی کے گھر والے تولے جانے کے لئے تیار ہی
نہیں ہوتے۔۔۔۔ اور بعض اوقات تو ایسا بھی ہوا ہے کہ لڑکی کے گھر
والے اسے پہچانے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔۔۔۔ اکیلا چھوڑ دیتے ہیں
زمانے کی ٹھو کریں کھانے کے لئے۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے دکھی لہجے
میں کہا

تیمور اور عمر نے کوئی جواب نہیں دیا

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے کل صبح آپ لوگ لے جایئے گا۔۔ مگر اس کا
علاج جاری رکھئے گا۔۔۔ ڈاکٹر فرح نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا
جی ٹھیک ہے۔۔۔ تیمور کے بجائے عمر نے جواب دیا
مبارک ہو۔۔۔ کل تم گھر جا رہی ہو۔۔۔ تیمور نے لہجے میں
شوخی بھرتے ہوئے کہا
کیا کہہ رہی تھی ڈاکٹر فرح۔۔۔ نسیم بیگم نے پوچھا
کچھ نہیں ممانی جان پوچھ رہی تھی کہ آپ کا کوئی اور بھائی نہیں جو
آپ جیسا ہی ہینڈ سم ہو۔۔۔ تیمور نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے
ہوئے کہا
تیمور کی بات سن کر کنزئی ایک دم کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔ اسے
ایسے ہنستا دیکھ کر سب کے لبوں پر ایک آسودہ سی مسکراہٹ آگئی
نسیم بیگم اور ذکیہ بیگم نے جھٹ سے اسکی بلاتیں لے لیں

Classic Urdu Material

ذکیہ بیگم عمر کے ساتھ واپس گھر آ گئیں۔۔۔ اور گھر
میں سب کو کنزئی کے گھر آنے کی خوشخبری سنائی

بشری کے سوا سب نے اس خبر پر خوشی کا اظہار کیا

عدیل۔۔ عدیل۔۔ مبارک۔ ہو کنزئی کل گھر آرہی ہے

۔۔۔۔ مثال نے خوشی خوشی یہ خبر عدیل کو سنائی

عدیل کنزئی کا نام سن کر چلانے لگا

یہ میری بہن کنزئی ہے۔۔۔۔ یہ میری بہن کنزئی ہے

چلانے کی آواز سن کر سب گھر والے دوڑ کر عدیل کے کمرے
میں آئے

کیا ہو مثال بیٹا۔۔۔ منور صاحب نے گھبرا کر پوچھا

پتا نہیں بڑے پاپا میں تو سمجھی تھی کہ عدیل کنزئی کے ملنے اور
گھر آنے کی خبر سن کر خوش ہو گا اور نارسل ہو جائے گا مگر یہ

Classic Urdu Material

[illegible]

جملہ ادھورا چھوڑا

عدیل۔۔۔ عدیل۔۔۔ بیٹا۔۔۔ کیا ہو بیٹا۔۔۔ منور صاحب کو

عذیل کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا

عمر نے اسکی بگڑتی ہوئی حالت کے پیش نظر جلدی سے

عبدالکے ڈاکٹر کو کال کی اور انھیں جلدی آنے کا کہا

تھوڑی دیر میں ڈاکٹر صاحب گھر پہنچ گئے اور انھوں نے آتے ہی

عذیل کو سکون کا انجکشن لگایا

یہٹیاں، تتلیاں

پھول ہیں، چاند ہیں

دیکھو تو پیار سے

رکھو تو گلزار سے

Classic Urdu Material

روپہلی صبح کی طرح

ساون کی بوندوں کی طرح

سیٹیاں، تتلیاں-----

کسنزئی آج ہسپتال سے گھر واپس آرہی تھی۔۔۔۔۔ منور صاحب نے
اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے لئے تیمور جیسے لڑکے کا
انتخاب کیا تھا۔۔۔۔۔

کسنزئی نے گھر میں قدم رکھا تو سب نے خوش دلی سے اس کا
استقبال کیا

بابا حبان۔۔۔۔۔ کسنزئی نے باپ کو پکارا

جی بابا کی حبان۔۔۔۔۔ منور صاحب نے آگے بڑھ کر بیٹی کو گلے لگایا

نسیم بیگم نے بھیگی آنکھوں سے باپ اور بیٹی کا ملاپ دیکھا

Classic Urdu Material

کسنزئ اپنے گھر کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے صدیوں کے بعد آئی ہو اپنے
گھر

بیٹھ جاو بیٹی۔۔۔ نسیم بیگم نے اسے اس کے کمرے میں بیڈ
پر بیٹھاتے ہوئے کہا

کیا دیکھ رہی ہو بیٹا۔۔۔ نسیم بیگم نے کسنزئ کے بالوں کو پیار سے
سہلاتے ہوئے پوچھا

کچھ بھی نہیں۔۔۔ کسنزئ نے ایک دم چوکتے ہوئے کہا اور ایک سرد آہ
بھر کر بیڈ پر بیٹھ گئی

کیا کھائے گی میری بچی۔۔۔ نسیم بیگم نے کسنزئ کو پیار سے
دیکھتے ہوئے پوچھا

ابھی کچھ بھی کھانے کا دل نہیں کر رہا۔۔۔ کسنزئ نے جواب دیا

مما۔۔۔ کسنزئ نے ماں کو پکارا

بولو بیٹا۔۔۔ نسیم بیگم نے پوچھا

Classic Urdu Material

کچھ نہیں۔۔۔ کنزئی نے دھیمے سے کہا
کیا بات ہے کنزئی تم کچھ پوچھنا چاہتی ہو۔۔۔ نسیم بیگم نے
اسکے اسطرح پوچھنے پر کہا
نہیں۔۔۔ میں تھوڑی دیر سونا چاہتی ہوں۔۔۔ کنزئی نے جواب دیا
ٹھیک ہے تم آرام کرو۔۔۔ نسیم بیگم نے اسے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔
مثال تم کنزئی کے پاس بیٹھو میں ذرا عدیل کو دیکھ کر آتی ہوں
۔۔۔ نسیم بیگم نے مثال سے کہا
جی ٹھیک ہے بڑی ماما۔۔۔ مثال نے جواب دیا
عدیل۔۔۔ کنزئی عدیل کے نام پر چونک گئی مگر آنکھیں بند کر
کے لیٹی رہی کچھ بولا نہیں
کنزئی۔۔۔ نسیم بیگم کے کمرے سے جانے کے بعد مثال
نے کنزئی کو پکارا

Classic Urdu Material

کسنزئی نے کوئی جواب نہیں دیا اور آنکھیں بند کئے لیٹی رہی

کسنزئی کیا کر رہی ہے۔۔۔ منور صاحب نے بیوی سے پوچھا

تھک گئی تھی آرام کر رہی ہے۔۔۔ نسیم بیگم نے جواب دیا

اسی وقت منور صاحب کے موبائل بجا

اسلام و علیکم ہمدانی میں ابھی تم کو ہی کال کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔ منور

صاحب نے آئی۔ جی پولیس ہمدانی کا نمبر دیکھ کر کہا

مبارک ہو یار کسنزئی مل گئی۔۔۔ ہمدانی صاحب نے منور

صاحب کو سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا

جواب میں منور صاحب نے انھیں ساری تفصیل بتادی۔۔۔

اوہ یہ تو بہت برا ہوا۔۔۔ ہمدانی صاحب نے ساری تفصیل سن کر

جواب دیا

جواب میں منور صاحب سرد آہ کھینچی کر رہ گئے

Classic Urdu Material

او کے کل میرا ایک تفتیشی افسر آئے گا کنزرویٹیو سے پوچھ گچھ کرے گا
۔۔۔ ہمدانی صاحب نے کہا

ٹھیک ہے۔۔۔ منور صاحب نے مختصر جواب دیا اور کال بند کر کے
موبائل سامنے میز پر رکھ دیا

چائے پیے نگے آپ بھائی صاحب۔۔۔ ملیحہ نے سوچ میں
ڈوبے بھائی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

آں نہیں۔۔۔۔ منور صاحب نے چونکتے ہوئے کہا
کیا بات ہے بھائی صاحب۔۔۔ ملیحہ بیگم نے بھائی سے
پوچھا

تیمور کہاں ہے؟؟؟؟ منور صاحب نے بہن سے پوچھا
اپنے کمرے میں ہو گا۔۔۔۔۔ انہوں نے جواب دیا
اسکو بلاؤ مجھے بات کرنی ہے کچھ۔۔۔ منور صاحب نے سوچتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

جی اچھا۔۔۔ رشید۔۔۔ رشید۔۔۔ ملیحہ نے بھائی کو جواب دے
کر ملازمہ کو آواز دی

جی بیگم صاحبہ۔۔۔ ملازمہ نے کمرے میں آکر پوچھا
حباو تیمور صاحب کو بلا کر لاؤ۔۔۔ ملیحہ بیگم نے اسے ہدایت دیتے ہوئے
کہا

جی اچھا۔۔۔ ملازمہ نے جواب دیا اور تیمور کو بلا نے چلی گئی
جی ماموں حبان۔۔۔ تیمور نے سعادت مندی سے کہا
بیٹا ہمدانی کی کال آئی تھی میں نے اسے کنزئی کے بارے میں سب کچھ
بتا دیا ہے اب وہ کل اپنے کسی افسر کو بھیجے گا کنزئی سے سوال جواب
کرنے میں چاہتا ہوں کہ تم بھی ہو اس وقت کنزئی کے ساتھ
۔۔۔

منور صاحب نے تیمور کو سمجھاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

جی ٹھیک ہے ماموں جان آپ بے فکر رہیں میں کنزئی کے پاس ہی رہوں گا۔۔۔ تیمور نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا نسیم آپ کنزئی کو بھی سمجھا دیئے گا کہ وہ سب بتا دے انہیں۔۔۔ منور صاحب نے نسیم بیگم کو سمجھاتے ہوئے کہا جی اچھا۔۔۔ انہوں نے شوہر کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا کنزئی بیٹا دو اگھالی تم نے۔۔۔ نسیم بیگم نے بیٹی کو دیکھتے ہوئے پوچھا جی۔۔۔ کنزئی نے جواب دیا بیٹا تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔ نسیم بیگم نے کنزئی کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا جی ماما؟؟؟؟؟؟۔۔۔ کنزئی نے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا بیٹا جب تم ہمیں نہیں مل رہی تھی تو تمہارے بابا جان نے ہمدانی انکل سے کہہ کر تمہیں ڈھونڈوا یا تھا

Classic Urdu Material

اب جب کہ تم ہمیں مل گئی ہو تو ہمدانی صاحب کل اپنے ایک افسر کو بھیجے
گے تاکہ تمہارا بیان لیا جا سکے۔۔۔ نسیم بیگم نے کنزئی کو
سمجھاتے ہوئے کہا

مما کیا یہ ضروری ہے؟؟؟؟ کنزئی نے ماں سے پوچھا
ہاں بیٹا۔۔۔ نسیم بیگم نے کہا

ٹھیک ہے ممما۔۔۔ کنزئی نے مختصر جواب دیا
شباباش میری بچی۔۔۔ نسیم بیگم نے کنزئی کا ماتا چومتے ہوئے
کہا

کہتے ہیں کہ ہر افیت کی ایک معینہ مدت ہوتی ہے۔۔۔۔۔ جس کے گزر
جانے کے بعد نہ تو درد کی شدت پہلے جیسی رہتی ہے، اور نہ اسے
سہنے والا انسان۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

لیکن کنزئی کے درد کی شدت کی کوئی مدت نہیں تھی۔۔۔ کیوں
کہ اسے درد دینے والا اس کا اپنا گنا خون ہوتا۔۔۔ مگر وہ یہ بات کسکو
بتائے اور کیسے؟؟؟؟؟

باقی کلّیسم اللہ الرحمن الرحیم

کسنزئی _____ قسط نمبر 12

کسنزئی تم عدیل سے نہیں ملو گی؟؟؟؟؟ تم کو پتا ہے تمہارے گم ہونے کی خبر سن کر اسکا نزو س بریک ڈاؤن ہو گیا ہوتا۔۔۔۔۔

مثال نے کسنزئی کو عدیل کی حالت کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا

نروس بریک ڈاؤن۔۔۔ کنزروی نے آہستہ سے زیر لب کہا

کسزئ۔۔ کسزئ۔۔ مثال نے دوبارہ پکارا

Classic Urdu Material

ہاں۔۔۔ کنزئی نے چونک کر مثال کو دیکھتے ہوئے کہا
عدیل سے نہیں ملو گی؟؟؟؟۔۔۔ مثال نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا
نہیں ابھی نہیں پلیز۔۔۔۔۔ کنزئی نے جواب دیا
لیکن کیوں؟؟؟؟؟ مثال نے حیرانگی سے پوچھا
کس سے ملنا ہے کنزئی کو؟؟؟؟؟ تیمور نے پوچھا
عدیل سے۔۔۔ مثال نے جواب دیا
ابھی ہمدانی انکل نے افسر بھیجا ہے کنزئی ابھی صرف اس سے ملے
گی۔۔۔۔۔ عدیل سے تھوڑی دیر کے بعد مسل لینا تم ٹھیک ہے؟؟؟؟
تیمور نے کنزئی کو دیکھتے ہوئے کہا
جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ کنزئی نے جلدی سے جواب دیا اور سکون کا
انس لیا وہ ابھی عدیل کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی

Classic Urdu Material

[illegible]

جی ٹھیک ہے۔۔۔ کنزئی نے الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ کہا
دیکھو کنزئی میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں سزا ملنی چاہیے
جنہوں نے تمہارے ساتھ یہ سب کیا ہے تاکہ اور کسی مظلوم لڑکی
کے ساتھ ایسا نہیں کر سکیں۔۔۔۔

اگر تم میرا ساتھ دو تو ہم ملکر انہیں سزا دیں جنہوں نے تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے۔۔۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تم پولیس کے سارے سوالات کا جواب دینا۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں ہمیشہ۔۔۔۔۔ تیمور نے کنزئی کے ہاتھ ہٹام کر اپنے ساتھ کا یقین دلایا

Classic Urdu Material

عمر ہم ہنی مون پر کب تک جائیں گے؟؟؟؟۔۔۔ بشری نے بالوں

میں برش پھرتے ہوئے عمر سے پوچھا

بشری خدا کے واسطے کچھ تو خیال کرو۔۔۔ عمر نے بشری کو

حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا

گھر کا ماحول۔۔۔۔۔ عمر نے کچھ کہنا چاہا

کیا ہوا گھر کے ماحول کو؟؟؟؟؟ بشری نے غصے سے برش کو

ڈریسنگ ٹیبل پر پٹختے ہوئے چلا کر پوچھا

تم کو نظر نہیں آ رہا کیا کچھ؟؟؟؟؟ عمر نے دانت پیس کر عنبر اتے

ہوئے پوچھا

نہیں مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔۔۔ بشری نے اس کے غصے کی پروا نہ

کرتے ہوئے کہا

عمر غصے سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

Classic Urdu Material

بشری نے غصے سے دروازے کو گھورا جہاں سے ابھی ابھی عمر نکل کر گیا
ہتا

آپ کا پریکٹیکل کتنے بجے ختم ہوا تھا؟؟؟؟ تفتیشی افسر نے کنزئی
سے پہلا سوال کیا.....، 11:45 تک۔۔۔ کنزئی نے جواب
دیا

اور آپ نے اپنے ڈرائیور کو کتنے بجے آنے کا کہا تھا؟؟؟؟ آفیسر نے
کنزئی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

جی 12 بجے تک کا۔۔۔ کنزئی نے جواب دیا
تو وہ کتنے بجے آیا تھا۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے پوچھا

Classic Urdu Material

جی وہ آیا ہی نہیں تھتا۔۔۔ کنزئی نے جواب دیا

مگر اس کا کہنا ہے کہ وہ آیا تھتا مگر آپ کے کالج کے چوکیدار
نے اسے کہا کہ آپ اپنی کسی دوست کے ساتھ چلی گئیں ہیں۔۔۔
تفتیشی افسر نے کنزئی کو بتایا

نہیں وہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ آپ چوکیدار سے پوچھ لیں میں
اس کا انتظار کرتی رہی ہوں اور جب بھی چوکیدار سے پوچھا تو اس نے یہ
ہی کہا کہ ابھی میرا ڈرائیور نہیں آیا۔۔۔ کنزئی نے جواب دیا
کیا آپ کو روزیہ ہی لینے جاتا ہے؟؟؟؟ تفتیشی افسر نے کنزئی کی
جانب دیکھتے ہوئے ایک اور سوال کیا

نہیں جی روز تو ہم اپنے بھائی کے ساتھ جاتے تھے اور واپسی پر بھی وہ ہی
لینے آتے تھے یہ کبھی کبھی لینے جاتا تھا جب عدیل بھائی نہیں ہوتے تھے
تو۔۔۔۔ کنزئی نے جواب دیا

Classic Urdu Material

اچھا پھر کیا ہوا؟؟؟؟ کیا آپ کو کالج کے باہر سے اغوا کیا گیا تھا؟
؟؟؟؟ تفتیشی افسر نے پوچھا

جی نہیں۔۔ کالج کے اندر سے ہی۔۔۔ کنزئی نے انکشاف کیا
کالج کے اندر سے ؟؟؟؟ تفتیشی افسر نے حیرانگی سے پوچھا۔ جی کالج کے
اندر سے۔۔۔۔۔ کنزئی نے دوہرایا

کالج میں اس وقت اور کتنے لوگ تھے۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے
کنزئی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

کالج پورا حنائی ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ کنزئی نے پرسوج انداز میں جواب دیا
اور چوکیدار کہاں تھا اس وقت ؟؟؟؟ افسر نے اگلا سوال کیا۔۔
پتا نہیں۔۔۔۔۔ کنزئی نے حنائی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب
دیا

کتنے لوگ تھے وہ ؟؟؟؟ تفتیشی افسر نے پوچھا

Classic Urdu Material

پتا نہیں میں دیکھ نہیں سکی کیونکہ میں کالج سے باہر جانے کے لئے بیگ اٹھانے کے لیے مڑی تو ایک دم سے کسی نے پیچھے سے پکڑ کر میرے منہ پر رومال رکھ کر مجھے بیہوش کر دیا تھا۔۔۔۔۔ کنزئی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

اوہ۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے جواب دیا

بہت بہت شکریہ بس ہمیں آپ سے یہ ہی پوچھنا تھا۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے کنزئی کو دیکھتے ہوئے کہا

اچھا جی میں اب چلتا ہوں۔۔۔ افسر نے منور صاحب اور دانیال صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا

بیٹھیں پلیز چائے آرہی ہے۔۔۔ منور صاحب نے جلدی سے کہا

نہیں سر مجھے دیر ہو جائے گی میں پہلے کالج کے چوکیدار کی خیر خبر لے لوں۔۔۔ افسر نے انھیں جواب دیا

آپ کے خیال سے کالج کے چوکیدار کا کام ہے؟؟؟؟؟ تیمور نے پوچھا

Classic Urdu Material

اگر نہیں ہے تو ان لوگوں سے ملا ہوا ضرور ہے۔۔۔ تفتیشی افسر نے یقین سے جواب دیا

وہ جو کوئی بھی ہے بس میں چاہتا ہوں کہ اسے سزا ملے۔۔۔ منور صاحب نے تفتیشی افسر سے کہا

ضرور سزا ضرور ملے گی اسے۔۔ افسر نے انھیں یقین دلاتے ہوئے کہا اور ان سے احبازت لے کر چلے گئے

پولیس اسٹیشن پہنچ کر تفتیشی افسر نے ساری رپورٹ آئی۔ جی صاحب کو دی اور ان سے کسنزئی کے کالج کے چوکیدار کو گرفتار کرنے کی احبازت مانگی۔۔۔۔

تو کروا سے گرفتار۔۔۔ آئی۔ جی ہمدانی نے کہا

سرایک بار آپ لڑکی کے گھر والوں سے بھی احبازت لے لیں۔۔۔ کیونکہ اگر چوکیدار کو گرفتار کیا گیا تو یہ بات میڈیا تک بھی جاسکتی ہے۔۔۔ تفتیشی افسر نے کہا

Classic Urdu Material

اوہ۔۔۔ آئی۔ جی ہمدانی نے جواب دیا

ٹھیک ہے تم میرے آڈر کا انتظار کرو اور جب تک میں نہیں کہتا

کوئی کاروائی مت کرنا۔۔۔ آئی۔ جی ہمدانی نے کہا

یس۔۔۔ تفتیشی افسر نے انہیں سیوٹ مارتے ہوئے کہا

اور آفس کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

کچھ سوچ کر آئی جی ہمدانی نے منور صاحب کا موبائل نمبر پر یس کیا اور

انہیں آفس میں آنے کا کہا

خیریت تو ہے نا ہمدانی۔۔۔ منور صاحب نے انکی بات سن کر

پریشانی سے پوچھا

ہاں یار سب خیریت ہے بس تھوڑا سا مشورہ کرنا ہے تم سے اور ساتھ

بیٹھ کر چائے پی لیں گے۔۔۔ ہمدانی صاحب نے ہلکے پھلکے انداز میں

جواب دیا

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے کل آج بانا ہوں میں تیمور کو لے کر۔۔۔ منور صاحب نے
پوچھنے والے انداز میں جواب دیا
ہاں ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب نے کہا اور کال بند کر
دی

کیسی ہے میری بچی۔۔۔ منور صاحب نے کنزئی کے کمرے
میں داخل ہوتے ہوئے کنزئی سے پوچھا
ٹھیک ہوں بابا جان۔۔۔ کنزئی نے دھیرے سے کہا
بڑے پاپا آپ کو بڑی ممانعت کے کمرے میں بولا رہی ہیں۔۔۔
ارسلان نے منور صاحب کو نسیم بیگم کا پیغام دیتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

اچھا میں تو اینی بیٹی سے باتیں کرنے آیا ہوتا۔۔۔۔۔ منور صاحب

نے کسنزئی کو پیار سے دیکھتے ہوئے ارسلان کو جواب دیا

تو کس نرمی بھی وہاں ہی آجائے۔۔۔۔۔ ارسلان نے مشورہ دیا

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔ منور صاحب نے ارسلان کے مشورے کی

تائید کرتے ہوئے کہا

چلو بیٹا اٹھو تم بھی وہیں آ جاؤ۔۔ منور صاحب نے کنزروی کو پیار سے

کہا اور آٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اس کا انتظار کرنے لگے

کسنزئی نے انکی طرف دیکھا اور خاموشی سے کھڑی ہو کر

عَدِیل کے کمرے کی جانب ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو

گنگی۔۔۔۔۔

عبدالیکھو کون آیا ہے۔۔۔ مثال نے کسنز می کو کمرے میں

داخل ہوتا دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا

کسنزئ۔۔۔ عدیل نے زیر لب یکارا

Classic Urdu Material

میری بہن کنزئی؟؟؟ عدیل نے مثال سے پوچھا
ہاں بیٹا تمہاری بہن کنزئی۔۔ مثال کے بجائے نسیم بیگم نے
کنزئی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا
عدیل نے اس جانب دیکھا جہاں نسیم بیگم اشارہ کر رہی
تھیں

میری بہن کنزئی۔۔۔۔۔ عدیل نے غائب دماغی سے دہرایا
کنزئی سے عدیل کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔۔
اسے آنسو ضبط کرنا مشکل لگ رہا تھا اس نے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر وہ اور
تھوڑی دیر عدیل کے سامنے کھڑی رہی تو اپنا ضبط کھو دے گی
بہن تھی بھائی کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی تھی بھائی بھی وہ جسے وہ
حبان سے بھی زیادہ چاہتی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

بابا میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔ کنزئی نے آنسو پینے
کی کوشش کرتے ہوئے باپ سے کہا اور انکا جواب سننے بغیر
بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

مشال تم کنزئی کے پاس جاو۔۔۔۔۔ اسے اکیلا نہیں چھوڑو
۔۔۔ تیمور نے مشال سے کہا

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ مشال نے جواب دیا اور کنزئی کے کمرے
کی جانب بڑھ گئی

کنزئی۔۔۔ مشال نے کنزئی کو پکارا جو کمرے میں آکر تکیے
میں منہ چھپا کر رو رہی تھی

مشال۔۔۔ مشال۔۔۔ کنزئی نے روتے ہوئے مشال کو پکارا
سب ٹھیک ہو جائے گا کنزئی۔۔۔ عدیل بھی ٹھیک ہو جائے گا
۔۔۔ تم آگئی ہونا۔۔۔۔۔ مشال نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے
کہا

Classic Urdu Material

کسنزئی نے کوئی جواب نہیں دیا بس روتی رہی
تمہارے گم ہو جانے کی خبر سن کر عدیل ایک دم بیہوش ہو گیا
اور دو دن بعد جب اسے ہوش آیا تو وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا
بس تم کو پکارتا رہتا تھا۔۔۔ مثال نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا

میرے گم ہو جانے کی خبر سن کر۔۔۔ کسنزئی نے حیرانگی
سے چونک کر پوچھا

تو اور کیا اسے تھوڑی پتا تھا کہ تم نہیں مل رہی ہو وہ تو اپنے دوست
کے پاس اسپتال میں تھا وہاں سے جیسے ہی گھر آیا تو بڑی ممانے
اسے بتایا کہ تم نہیں مل رہی ہو تو وہ یہ خبر سن کر ایک دم گر کر
بیہوش ہو گیا۔۔۔ مثال نے اسے تفصیل بتائی

مثال تم کو امی بلا رہی ہیں۔۔۔ ارسلان نے کسنزئی کے کمرے
میں جھانک کر مثال کو ذکیہ بیگم کا پیغام دیتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

اچھا میں ابھی آتی ہوں۔۔۔ مثال نے اسے جواب دیا اور کنزئی کی
حباب دیکھتے ہوئے بولی

اب مت رونا پلینز میں آتی ہوں ابھی۔۔۔

کنزئی نے اثبات میں سر ہلادیا

اگر بھائی کو پتا ہی نہیں تھا تو وہ کس کی آواز تھی جو میں نے سنی
تھی۔۔۔ کنزئی نے حیرانگی سے سوچا

ہو سکتا ہے وہ بھائی کی آواز نہ ہو میں تو بیہوش تھی۔۔۔۔۔ کنزئی
سوچا

Classic Urdu Material

بڑے ماموں کب تک چلنا ہے ہمدانی انگل کے پاس۔۔۔۔۔ تیمور نے منور
صاحب کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بس بیٹا عمر آجائے پھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔ منور صاحب نے تیمور کو
جواب دیا

جب سے کنزئی والا حادثہ ہوا تھا منور صاحب اور تیمور آفس
نہیں جا رہے تھے بس عمر اور دانیال صاحب نے سارا بزنس
سنبھالا ہوا تھا

چلیں بھائی صاحب۔۔۔ دانیال صاحب نے آفس سے آتے ہی
منور صاحب سے پوچھا

آگئے تم لوگ۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔ منور صاحب نے سوال کرتے ہوئے خود ہی
جواب دیا اور جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے

آو منور میں تم لوگوں کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔ آئی۔۔۔ جی ہمدانی نے منور
صاحب سے کہا

Classic Urdu Material

انکے بیٹھتے ہی گھر کا ملازم چپائے کی ٹرائی گھسیٹتا ہوا ڈرائینگ روم میں داخل ہوا

سب کو چپائے سرو کر کے جب ملازم چلا گیا
تم نے بتایا نہیں ہمدانی تمہیں ہم سے کیا بات کرنی ہے۔۔۔ منور
صاحب نے بات کا آغاز کیا

یار بات یہ ہے کہ میرے افسر کو کالج کے چوکیدار پر شک ہے
----- ہمدانی صاحب نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا
تو گرفتار کروں یا راسکو پوچھ گچھ شروع کر دو پھر۔۔۔۔۔ منور صاحب
نے جواب دیا

گرفتار تو کر لیں یا مگر ایک میں تمہاری توجہ ایک مسئلے کی جانب کروانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب نے کہا

کس مسئلے کی جانب؟؟؟؟ منور صاحب نے حیرانگی سے پوچھا

Classic Urdu Material

یارا اگر ہم اسے گرفتار کرنے کا لُج حبا تے ہیں کیونکہ اسکی رہائش کا لُج
میں ہی ہے تو میڈیا تک یہ بات حبا ئے گی ابھی صرف ہم کو ہی یہ
خبر ہے پھر ساری دنیا کو اسکی خبر ہو حبا ئے گی۔۔۔ ہمدانی
صاحب نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سمجھایا
میڈیا۔۔۔ منور صاحب کے چہرے کا رنگ اڑ گیا
بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسنزئی _____ قسط نمبر 13

میڈیا تک جانے کے ڈر سے کیا ہم ان لوگوں کو چھوڑ دیں؟؟؟؟ تیمور نے
منور صاحب کو اور آئی۔ جی ہمدانی کو دیکھتے ہوئے پوچھا
لیکن بیٹا اس طرح تو سارے شہر کو پتہ چل جائے گا ہم
کس کس کو جواب دیں گے؟؟؟؟ منور صاحب نے تیمور کو سمجھایا

Classic Urdu Material

لیکن ماموں اگر وہ چوکیدار اس سب میں شامل ہے تو ہمیں اس کو پکڑوانا چاہیے تاکہ جو کچھ کنزئی کے ساتھ ہوا ہے وہ اور کسی لڑکی کے ساتھ نہ ہو۔۔۔۔۔ تیمور نے منور صاحب کو سمجھاتے ہوئے کہا انکل آپ اس کو گرفتار کروائیں میں دنیا کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔۔ تیمور نے مضبوط لہجے سے کہا تیمور ایک بار پھر سوچ لو یہ دنیا بہت ظالم ہے بیٹا۔۔۔۔۔ منور صاحب نے شکستہ لہجے سے سمجھانے کی کوشش کی آپکو مجھ پر اعتبار نہیں ہے کیا؟؟؟؟ تیمور نے منور صاحب کو دیکھتے ہوئے پوچھا

ایسی بات نہیں ہے بیٹا مجھے تم پر پورا یقین ہے۔۔۔۔۔ منور صاحب نے جلدی سے جواب دیا

تو بس ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ انکل آپ اسے گرفتار کروائیں اور پوچھ گچھ شروع کریں۔۔۔۔۔ تیمور نے آئی۔ جی ہمدانی سے کہا

Classic Urdu Material

اور ہاں انکل کل آپکو آنا ہے میرے اور کسنزئی کے نکاح میں۔۔۔۔۔ تیمور
نے منور صاحب کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا
مبارک ہو یار۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب نے منور صاحب کو مبارک
باد دی

جو خبر پہلے دینی چاہیے تھی تمہیں وہ تم اب دے رہے ہو۔۔۔۔۔
ہمدانی صاحب نے منور صاحب کو ناراضگی سے دیکھتے ہوئے کہا
یار مجھے بھی ابھی اطلاع ملی ہے۔۔۔۔۔ منور صاحب نے تیمور کو مسکراتے
ہوئے دیکھ کر ہمدانی کو جواب دیا
کیا مطلب۔۔۔؟؟؟ آئی۔ جی ہمدانی نے منور صاحب کی بات نہ سمجھتے
ہوئے پوچھا

انکل چھوڑیں بس آپ اور کل آنے کی تیاری کریں۔۔۔۔۔ تیمور نے
جلدی سے جواب دیا اور منور صاحب کو اور دانیال صاحب اور عمر
کو گھر واپس چلنے کو کہا

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے ہمدانی پھر ہم چلتے ہیں تم ویسا ہی کرو جیسا تیمور کہتا ہے
--- منور صاحب نے ہمدانی صاحب سے الوداعی مصحفہ کرتے ہوئے کہا
گھر پہنچ کر منور صاحب نے سب کو کسنزئی اور تیمور کے نکاح کے بارے
میں بتایا۔۔۔ نسیم بیگم اور ذکیہ بیگم نے حیرت سے
ملی۔ بیگم کو دیکھا لیکن ملی۔ بیگم بھی حیرت اور خوشی سے
منور صاحب کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔

ہمیں خود ابھی پتا چلا ہے۔۔۔ منور صاحب کے بجائے دانیال
صاحب نے مسکراتے ہوئے خوش دلی سے سب کو دیکھتے ہوئے کہا

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ لوگ شادی ایسے تھوڑی ہو جائے گی میری
تو کوئی تیاری بھی نہیں ہے۔۔۔ نسیم بیگم نے منور صاحب کو
دیکھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

تیار کیسی بھا بھی کنزئی کون سے پرائے گھر جائے گی۔۔۔ مجھے کچھ
بھی نہیں چاہیے بس۔۔۔ بلکہ میں تو کہتی ہوں کہ کل ہی رخصتی بھی
کر دیں۔۔۔ ملیجے بیگم نے اپنا دوپٹہ منور صاحب کے سامنے
پھیلا دیا

ارے یہ کیا کر رہی ہو ملیجے جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔ منور
صاحب نے بہن کا دوپٹہ اس کے سر پر رکھتے ہوئے کہا
لیکن منور۔۔۔ نسیم بیگم نے کچھ کہنا چاہا
پلیز ممانی جان آپ اس وقت مجھے ظالم سماج لگ رہی ہیں
۔۔۔ تیمور نے معصوم صورت بنا کر کہا
چلو ہٹو میں کیوں بنوں گی ظالم سماج۔۔۔ نسیم بیگم نے تیمور کو
پیارے گال پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہا
جیسے تم لوگوں کی مرضی۔۔۔ نسیم بیگم نے ہتھیار ڈالنے والے انداز سے
کہا

Classic Urdu Material

اور پورے گھر میں مبارک باد کا شور مچ گیا

یس سر آپ نے مجھے بلایا تھا۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے آئی۔ جی ہمدانی
کو سلیوٹ مارتے ہوئے پوچھا

ہاں وہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم کل صبح ہی کنزئی کے کالج جا کر اس
چوکیدار کو گرفتار کر کے لاؤ اور اس سے پوچھ گچھ شروع کر دو۔۔۔ آئی
۔ جی ہمدانی نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا

جی ٹھیک ہے سر۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے جواب دیا
ٹھیک ہے تم جاؤ اب۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب نے اسے جانے کا کہا
اور وہ انھیں سلیوٹ کر کے چلا گیا

Classic Urdu Material

حبا پر نسل صاحب سے کہو کہ انسپکٹر نعمان ان سے ملنے آئیں ہیں
--- تفتیشی افسر نے کنزئی کے کالج کے چوکیدار کو دیکھتے ہوئے کہا
جی اچھا صاب جی۔۔۔ چوکیدار نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا اور کالج
کے اندر چلا گیا پر نسل کو تفتیشی افسر کا پیغام دینے

آئیں صاب جی آپ کو بڑی میڈیم صاحب بولار ہی ہیں۔۔۔ چوکیدار
نے نہایت ادب سے کہا

اسلام و علیکم۔۔۔ تفتیشی افسر نے کالج کی پر نسل کے آفس میں
داخل ہوتے ہوئے کہا

و علیکم السلام تشریف رکھیں بتائیں کیسے آنا ہوا آپ کا۔۔۔ پر نسل
صاحب نے تفتیشی افسر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

جی اصل میں مجھے آپ کے چوکیدار سے کچھ پوچھ گچھ کرنی ہے۔۔۔ تفتیشی
افسر نے پر نسل صاحب کو جواب دیا

کس سلسلے میں؟؟؟ پر نسل صاحب نے حیرانگی سے پوچھا

Classic Urdu Material

اصل میں آپکے کالج کی ایک لڑکی کچھ عرصہ پہلے آپکے ہی کالج سے
اغوا ہو گئی تھی۔۔۔ تفتیشی افسر نے جواب دیا

یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟؟؟ پر نسیل صاحب نے پوچھا
وہ اب مل چکی ہے اور اس نے خود بتایا ہے۔۔۔ تفتیشی افسر
نے جواب دیا

کیا بتایا ہے؟؟؟ اور کون سی لڑکی تھی؟؟؟ پر نسیل صاحب اب بھی
یقین نہیں کر پار ہیں تھیں

جواب میں تفتیشی افسر نے ساری بات انہیں بتائی۔۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔ یہ سب کب ہوا؟؟؟۔۔۔ پر نسیل صاحب نے
حیرانگی سے پوچھا

جب آپکے کالج میں پچھلے ہفتے پریکٹیکل ہو رہے تھے۔۔۔ تفتیشی افسر نے
جواب دیا

اب کنزئی کیسی ہے؟؟؟ پر نسیل صاحب نے پوچھا

Classic Urdu Material

آپ سمجھ سکتی ہوں گی کہ وہ کیسی ہو سکتی ہے؟؟؟ تفتیشی افسر نے ان کے

سوال کا جواب ان سے سوال پوچھ کر دیا

آپ ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔ اب آپ ہم سے کیا

چاہتے ہیں؟؟؟؟؟ پرنسپل صاحب نے پوچھا

بس تھوڑا سا تعاون۔۔۔ تفتیشی افسر نے جواب دیا

بولیں ہم ہر طرح کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔۔۔ پرنسپل

صاحب نے جواب دیا

ہمیں آپ کے چوکیدار سے کچھ سوالات پوچھنے ہیں اس کے لئے ہم اسے

اپنے ساتھ لے کر حنا چاہتا ہیں۔۔۔ تفتیشی افسر نے نہایت

ہی اطمینان سے اپنا مقصد سمجھایا

جی ٹھیک ہے۔۔۔ پرنسپل صاحب نے احبازت دیتے ہوئے

پیون کو بلا یا اور اسے چوکیدار کو بلانے کا کہا

Classic Urdu Material

جی میڈم جی۔۔۔ چوکیدار نے آفس میں آکر پرنسپل صاحب
سے پوچھا

لالا آپ کو ان کے ساتھ بنانا ہو گا یہ لوگ کچھ سوالات کریں گے ایک بچی
کے بارے میں۔۔۔۔۔ پرنسپل صاحب نے چوکیدار کو سمجھاتے
ہوئے کہا

جی ٹھیک ہے میڈم جی۔۔۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا

گھر میں صبح سے ہی کنزئی اور تیمور کے نکاح کی تقریب کی
تیا ریاں شروع ہو چکی تھیں
کنزئی اٹھو مہندی لگانے والی آئی ہے۔۔۔۔۔ مثال نے کنزئی کو
اٹھاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

یار مجھے مہندی نہیں لگوانی مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ کنزئی نے آنکھوں
میں آنسو بھر کے کہا

مہندی سے ڈر لگتا ہے؟؟؟ مثال نے حیرانگی سے پوچھا
ہاں مہندی سے سچے سنورنے سے۔۔۔ کنزئی نے کھوئے ہوئے کہا
پلیز مثال پلیز۔۔۔ یہ کہہ کر کنزئی رونے لگی
اسکے رونے کی آواز سن کر گھبرا کر نسیم بیگم اور گھر کے سب افراد آ
گئے

کیا ہوا کنزئی کو؟؟؟ نسیم بیگم نے ہچکیوں سے روتی ہوئی بیٹی کو
دیکھتے ہوئے پوچھا

بڑی ماما میں تو مہندی لگانے والی کابستانے آئی تھی مگر یہ رونے لگ
گئی۔۔۔ مثال نے جواب دیا

پلیز مجھے نہیں لگوانا مہندی۔۔۔ نہ ہی دلہن بنا ہے۔۔۔ کنزئی نے
روتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے جیسے تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔ تیمور نے کسنزئی کو
دیکھتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں ممانی جان مجھے کسنزئی سادہ بھی قبول ہے
۔۔۔ تیمور نے پیار سے کسنزئی کو دیکھتے ہوئے کہا بسم اللہ الرحمن
الرحیم

کسنزئی

قسط نمبر 14

نکاح کی تقریب میں خاندان کے سبھی افراد کو بلایا گیا تھا۔۔۔
سادہ سی مگر پر تکلف تقریب تھی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

کسنزئی ہلکے گلابی رنگ کے چوڑی دارپاجبامے اور گھیر والی فراک میں
دل کو چھو جانے والی سادگی میں آسمانی حور لگ رہی تھی۔۔۔۔
تیمور نے ماں سے کہہ کر رخصتی کی فرمائش کر کے سب کو حیران کر دیا
ہتا۔۔۔

مگر اتنی جلدی؟؟؟؟ نسیم بیگم نے حیرانگی سے پوچھا
بھابھی کون سا کسنزئی نے کہیں اور حبانہ ہے بس پورشن بدل
حباتیں گے۔۔۔ ملیجے بیگم نے بھائی اور بھانج کو پیار سے دیکھتے
ہوئے کہا

وہ تو ٹھیک ہے لیکن تھوڑی بہت تیاری بھی ہونا چاہئے۔۔۔۔
نسیم بیگم نے ممتا بھری آواز میں کہا
ہمیں کسنزئی کے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہئے۔۔۔۔ ماں کی جگہ تیمور
نے جواب دیا

Classic Urdu Material

بس اب فیصلہ ہو گیا۔۔۔ ملیجہ بیگم نے بھابھی کا ہاتھ ہٹام کر
کہا

حبیبی تمہاری مرضی۔۔۔۔ منور صاحب نے بہن کی محبت میں ہار
مانتے ہوئے کہا

رخصتی کی تیاری ہونے لگی۔۔۔۔۔

کنزئی رخصت ہو کر تیمور کے پورشن میں آگئی۔۔۔۔۔

کتنا شوق تھا اسے تیمور سے شادی کا۔۔۔۔۔

اور اب جب شادی ہوئی ہے تو کوئی ارمان کوئی خوشی نہیں تھی دل میں بلکہ
ایک بوجھ

کیسے رہ پاو گی میں۔۔۔ کنزئی نے سچے ہوئے کمرے کو دیکھتے ہوئے
سوچا

تھوڑی دیر بعد تیمور کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

کنزئی جلدی سے ٹھیک ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔
لیٹی رہو تم۔۔۔ تیمور نے اسے اٹھتا دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔
نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ کنزئی نے گہرا کر کہا
بہت خوبصورت لگ رہی ہو تم۔۔۔۔۔ یہ تمہاری منہ دیکھائی۔۔۔
تیمور نے جڑاؤ کسنگن اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
کسنگن دیکھ کر کنزئی چونک گئی
کیا ہوا پسند نہیں آئے؟؟؟؟ تیمور نے اسکی آنکھوں میں پیار سے
دیکھتے ہوئے پوچھا
کنزئی نے گہرا کر آنکھیں جھکا لیں۔۔۔۔۔
اور کسنگن لینے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا
کیا مجھے پہنانے کی اجازت ہے؟؟؟؟ تیمور نے کنزئی کو
مسکراتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

Classic Urdu Material

کسنزئی نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا
پوچھو گی نہیں کہ مجھے کیسے معلوم ہوا کہ تم کو بھی ویسے ہی کنگن پسند ہیں
جیسے عمر بھائی نے بشری بھابھی کو دیئے تھے منہ دیکھائی میں؟
؟؟ تیمور نے شوخی سے پوچھا

کسنزئی نے اب بھی سر نہیں اٹھایا تھا
تیمور نے کسنزئی کا سرد ہاتھ تھام کر کنگن اس کے ہاتھ میں پہنا
دیئے۔۔۔ کسنزئی ایک دم کسمسا کر رہ گئی

ہاں تو حنان صاحب کب سے چوکیداری کر رہے ہو کالج میں
----- تفتیشی افسر نے کالج کے چوکیدار سے پوچھ گچھ کا آغاز
کرتے ہوئے پہلا سوال کیا

Classic Urdu Material

چھ ماہ سے صاب جی۔۔۔ چوکیدار نے سکون سے جواب دیا
اس سے پہلے کہاں چوکیداری کرتے تھے۔۔۔ تفتیشی افسر نے
دوسرا سوال کیا

صاحب جی ایک ہوٹل میں چوکیداری کرتا تھا۔۔۔۔۔

چوکیدار نے جواب دیا

کتنے عرصے کام کیا تھا وہاں۔۔۔۔۔ افرنے اسکی آنکھوں
میں آنکھیں ڈال کر پوچھا

www.dunya.com

جی سال بھر۔۔۔ چوکیدار نے سوچتے ہوئے کہا
سوچ لو۔۔۔ تفتیشی افسر نے کہا

نہیں نہیں جی چھ ماہ۔۔۔ چوکیدار نے جلدی سے جواب دیا
ایک بار پھر سوچ لو حنان۔۔۔ تفتیشی افسر نے چوکیدار کے پیچھے
کھڑے ہو کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکو سمجھایا

Classic Urdu Material

ارے صاب جی معاف کرنا تین ماہ۔۔۔۔۔ چوکیدار نے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا

تین ماہ۔۔۔ تو ایسا کیا ہوا تھا جو تین ماہ میں چھوڑ دی تھی تم نے نوکری
تفیشی افرنے چوکیدار کے سامنے رکھی میز کے کونے پر
ٹکتے ہوئے پوچھا

بس جی مالک لڑتا بہت ہوتا۔۔۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا
دیکھو حنا تم مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتے لہذا مجھے سچ سچ بتاؤں کہ کیوں
چھوڑی تھی نوکری۔۔۔۔۔ تم نے چھوڑی تھی یا پھر تم کو نکالا گیا ہوتا؟؟؟؟
تفتیشی افسر نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

صاب ہم نے خود چھوڑی تھی۔۔۔ چوکیدار نے اپنے جواب پر
ڈڈتے ہوئے کہا

جھوٹ بول رہے ہو تم کو نکالا گیا تھا کیونکہ تم پر چوری ثابت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔
تفتیشی افسر نے چلاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

چوکیدار نے حیرت اور گہرا کر تفتیشی افر کو دیکھا
اب مجھے سچ بتاؤں کہ اس روز کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ تفتیشی افر
نے پوچھا

کس روز صاب۔۔۔ چوکیدار نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا
تمہارے کالج کی ایک لڑکی غائب ہو گئی تھی وہ بھی کالج کے اندر سے۔۔۔۔۔
تفتیشی افسر نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے پوچھا
چوکیدار کا رنگ سفید پڑ گیا۔۔۔۔۔

کون سی لڑکی صاب؟؟؟؟ چوکیدار نے آنکھیں گھما کر پوچھا
تم کو نہیں پتا حنان؟؟؟؟ تفتیشی افسر نے پوچھا
نہیں صاب۔۔۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا

اچھی طرح سے یاد کرو۔۔۔۔۔ تفتیشی افر نے اطمینان سے کہا

Classic Urdu Material

جی صاب ہم کو اچھی طرح سے یاد ہے۔۔۔۔۔۔ چوکیدار اپنی گھبراہٹ پر اچھی طرح سے قابو پا چکا تھا اور جھوٹ بولنے کے لئے خود کو تیار کر چکا تھا

امداد حسین۔۔۔۔۔ تفتیشی افرنے اپنے ماتحت کو آواز دی

یس۔۔۔۔۔چند سیکنڈ میں ایک یونیفارم پہنے ماتحت اندر داخل ہوا اور اس نے آتے ہی تفتیشی افسر کو سلیوٹ مارا اور پوچھا

تفتیشی افسر نے اپنے ماتحت سے سرگوشی میں کچھ کہا جسے
چوکیدار کو شش کے باوجود سن نہیں سکا

حکم سنتے ہی وہ ماتحت جیسے آیا ہٹا ویسے ہی چلا گیا

تھوڑی دیر بعد وہ ماتحت پھر آفس میں داخل ہوا مگر اکیلے
نہیں اس کے کنزئی کے ڈرائیور کو دیکھ کر چوکیدار کے چہرے پر
گھبراہٹ کے آثار نظر آنے لگے

Classic Urdu Material

پہچانتے ہوا سکود۔۔۔ تفتیشی افسر نے کنزئی کے ڈرائیور کو

مخاطب کرتے ہوئے پوچھا

جی صاحب یہ کنزئی بی بی کے کالج کا چوکیدار ہے۔۔۔۔ ڈرائیور نے

جلدی سے جواب دیا

کیا ہوا تھا اس روز۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے کنزئی کے ڈرائیور کو

مخاطب کرتے ہوئے پوچھا

صاحب اس روز کنزئی بی بی کا پریکٹیکل ہتھامیں ہی انکو کالج چھوڑنے
گیا تھا اور مجھے ہی انھوں نے 12 بجے تک آنے کا کہا تھا مگر میں بی بی
جی کے بتائے ہوئے وقت سے 15 منٹ پہلے پہنچ گیا تھا۔۔۔

میں نے 12 بجے چوکیدار سے کہا کہ کنزئی بی بی کو بتاؤ کہ انکی گاڑی
آگئی ہے تو اس نے کہا کہ کنزئی بی بی کا پریکٹیکل جلدی ختم ہو گیا
تھا وہ اپنی دوست کے ساتھ گھر چلی گئیں ہیں۔۔۔ ڈرائیور تفصیل
سے بتا کر خاموش ہو گیا

Classic Urdu Material

ہاں حنان اب تم کیا کہتے ہو۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے دوبارہ اپنی
تفتیش کا رخ چوکیدار کی جانب موڑتے ہوئے پوچھا
صاب ہم کو نہیں پتا یہ کس کی بات کر رہا ہے اور کب کی ہم
کو یاد نہیں۔۔۔۔۔ چوکیدار نے ڈھٹائی سے کہا
آجائے گا حنان تم کو سب یاد آجائے گا بڑے طریقے ہیں ہمارے
پاس یاد کرانے کے۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے چوکیدار کی پیٹ
تھپتھپاتے ہوئے کہا

ناشتے کی میز پر آج بڑی رونق تھی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

منور صاحب اور دانیال صاحب اپنے گھر کی خوشیوں کو دیکھ کر نہال
ہو رہے تھے انکے خیال سے اب سب ٹھیک ہو جائے گا انہیں خبر
نہیں تھی کہ ابھی ایک اور بڑی قیامت انکی منتظر ہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم

کسنزئی

قسط نمبر 15 آخری

کالج کے چوکیدار نے دو دن بعد آخر پولیس والوں کے سامنے ہار مان لی اور
انہیں ریاض کے بارے میں بتا دیا اور یہ بھی کہ اس نے ہی کسنزئی
سے عنایت بیانی کی تھی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

اس کے اس بیان کے بعد کسنزئی کے ڈرائیور کو چھوڑ دیا گیا تھا

اب پولیس کو ریاض کی تلاش تھی۔۔۔۔۔

آ۔ جی ہمدانی نے منور صاحب کو کال کر کے ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا

تیمور۔۔۔۔۔ تیمور۔۔۔۔۔ منور صاحب خوش ہو کر تیمور کو آوازیں دینے لگے
کیا ہوا منور آپ تیمور کو کیوں بلارہے ہیں۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے شوہر کو
دیکھتے ہوئے یوچھا

[illegible]

اچھا۔۔ نسیم بیگم نے گھر کی ملازمہ کو سب گھر والوں کو عدیل
کے کمرے میں بلانے کے لئے کہا

Classic Urdu Material

تھوڑی دیر بعد گھر کے سب افراد عدیل کے کمرے میں موجود تھے
مبارک ہو سب کو چوکیدار نے سب قبول کر لیا ہے اور اس کا
نام بھی بتا دیا ہے جس کے کہنے پر یہ سب کیا۔۔۔۔۔۔ منور صاحب نے
سب کو خوش خبری سنائی

کس کے کہنے پر کیا تھا اس نے یہ سب۔۔۔ تیمور نے پوچھا
اور کسنزئی کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔

کسی ریاض کا نام لیا ہے اس نے۔۔۔ منور صاحب اس جملے سے
کسنزئی کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی اور اس نے پہلی بار اپنے
بھائی کو پیار سے دیکھا جو اپنے آپ اور ارد گرد کے ماحول سے بیگانہ
دوائیوں کے اثر سے سوراہتا۔۔۔

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا

اور ڈرائیور کا کیا ہوا۔۔۔ دانیال صاحب نے بھائی سے پوچھا

Classic Urdu Material

اسکو چھوڑ دیا گیا ہے۔۔۔ منور صاحب نے جواب دیا

ایک ہفتے کی کوشش کے بعد بالآخر ریاض پولیس کی گرفت میں آگیا تھا

چوکیدار سے اسکی تصدیق کروالی گئی۔۔۔ چوکیدار کی تصدیق کے بعد پولیس نے ریاض سے پوچھ گچھ کا آغاز کر دیا۔۔۔

جس وقت ریاض کو پکڑ کر لایا گیا اسی وقت پولیس اسٹیشن پر ایک مقامی نیوز چینل کا رپورٹر موجود تھا۔۔۔۔

اس نے پولیس کے ایک سپاہی سے معلومات حاصل کر کے کنزٹی کے اغوا کی خبر اپنے نیوز چینل پر چلا دی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

اب جو خبر صرف گھروالوں کو پتا تھی وہ چند سیکنڈ میں
پورے شہر میں پھیل گئی تھی۔

منور صاحب اور گھروالے خود کو ایک نئی صورت حال کے لئے تیار کر چکے تھے۔۔۔

سب خاندان اور حبان پہچان والوں کے فون کالز آنے لگیں اور لوگ
طرح طرح کے سوالات کرنے لگے۔۔۔۔

تقریباً گھر کے سب ہی افراد نے اپنے اپنے موبائل فون آف کر کے رکھ دیئے تھے علاوہ بشری کے۔۔۔

وہ ہر ایک کو مرچ مصالحہ لگا کر خبر کی تائید کرتی تھی۔۔۔

ہاں بھی کیا پرو گریس ہے۔۔۔۔۔ آئی۔ جی ہمدانی نے تفتیشی افسر سے
پوچھا

سرریاض نے سب قبول کر لیا ہے۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے آئی جی
ہمدانی کو جواب دیا

Classic Urdu Material

گڈ۔۔۔ پھر اب دیر کس بات کی ہے۔۔۔ آئی جی ہمدانی نے پوچھا
سراسر اس نے جن چار لڑکوں کے نام بتائے ہیں ان میں کنزئی کا
بھائی عدیل بھی ہے۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے ہچکچاتے ہوئے
جملہ مکمل کیا۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟؟؟؟ آئی جی ہمدانی چونکے

کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ جھوٹ بول رہا ہو۔۔۔۔۔ آئی جی ہمدانی نے
جواب دیا

وہ تو معلوم ہو جائے گا۔۔۔ تفتیشی افسر نے جواب دیا

اوکے تم انہیں گرفتار کرو پہلے پھر پوری تفتیش کے بعد عدیل کو
گرفتار کرنا۔۔۔ آئی جی صاحب نے ہدایت دیتے ہوئے کہا
تینوں لڑکے گرفتار کر لئے گئے۔۔۔۔۔

پوچھ گچھ کے بعد تفتیشی افسر کو یقین ہو گیا کہ یہ سب کیا دھرا عدیل کا
ہے۔۔۔

Classic Urdu Material

اس نے ساری تفصیلی رپورٹ آئی۔ جی صاحب کو دے دی۔۔۔
او کے تم حبا و میں تھوڑی دیر بعد بتاتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟
؟؟؟ آئی۔ جی ہمدانی نے کہا اور موبائل اٹھا کر منور صاحب کو کال کرنے لگے

ہیلو۔۔۔۔۔ دوسری جانب منور صاحب نے کال اٹھا کر بولا
ہمدانی بات کر رہا ہوں میں اپنے افسر کے ساتھ تمہارے گھر آنا
چاہ رہا ہوں۔۔۔ آئی۔ جی ہمدانی نے منور صاحب سے کہا
ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔ منور صاحب نے خوش دلی سے کہا
بیگم تیمور سے کہہ دیں کہ آئی۔ جی صاحب آرہے ہیں وہ بھی ہوا اس
وقت جب ہمدانی ہو تو۔۔۔۔۔ منور صاحب نے بیوی کو سمجھاتے ہوئے کہا
جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے جواب دیا
کسنزئی کہاں ہے؟؟؟ منور صاحب نے پوچھا

Classic Urdu Material

عدیل کے پاس ہے۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے جواب دیا
منور صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا بس مسکراتے رہے اور عدیل
کے کمرے کی جانب بڑھ گئے جہاں کنزئی بھائی سے بات
کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

[illegible]

عبدالحموشی سے بس دیوار کو گھور رہا تھا
کنزئی سے بھائی کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی اسکی آنکھوں
میں آنسو بھر آئے

منور صاحب جلدی سے کمرے میں داخل ہوئے اور کنزئی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دینے لگے۔

تھوڑی دیر بعد ملازمہ نے آکر آئی۔ جی صاحب کے آنے کی اطلاع دی

Classic Urdu Material

منور صاحب نے اسے دانیال صاحب اور تیمور، عمر کو بلانے کی ہدایت دیتے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے جہاں آئی۔ جی ہمدانی اپنے ماتحت کے ساتھ انکے منتظر تھے۔۔۔۔۔

ہاں تو بولو ہمدانی کیا بات کرنی تھی تمہیں۔۔۔ منور صاحب نے ہمدانی صاحب سے پوچھا

یار کیا میں کنزروی بیٹی سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ منور صاحب نے جواب دیا اور تیمور کو کسنزئی کو
بلانے کا اشارہ کیا

اسلام و علیکم انکل۔۔۔۔۔ کنزئی نے ادب سے سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب نے مسکرا کر جواب دیا

بیٹا کچھ باتیں تم سے پوچھنی ہیں۔۔۔ آئی۔ جی ہمدانی نے کسنزئی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

Classic Urdu Material

کیا تمہاری کلاس میں تمہارے علاوہ بھی کوئی اور کنزئی تھی
؟؟؟؟؟ آئی۔ جی ہمدانی نے کنزئی سے سوال کیا

جی۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ انکل۔۔۔۔۔ اسکا پورا نام کنزئی۔۔۔۔۔ امتیاز
ہتا۔۔۔۔۔ کنزئی نے بمشکل جملہ پورا کیا

اور کیا عدیل تم لوگوں کو لینے اور چھوڑنے کا لجزانہ جاتا تھا؟؟؟؟ آئی
۔ جی ہمدانی نے ایک اور سوال کیا

جی۔۔۔۔۔ کنزئی نے مختصر جواب دیا

کیا بات ہے ہمدانی کچھ ہمیں بھی بتاؤ۔۔۔۔۔ منور صاحب
نے الجھے لہجے سے پوچھا

بات یہ ہے کہ یہ اغوا کسی اور کے دھوکے میں ہوا تھا۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب
نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا

میں اب بھی نہیں سمجھا۔۔۔۔۔ منور صاحب نے ہمدانی صاحب
سے کہا

Classic Urdu Material

میں سمجھتا ہوں آپکو۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے ہمدانی صاحب کے
بجائے جواب دیا

اصل میں وہ تین لڑکے پکڑے گئے ہیں۔۔۔۔۔ سوائے ایک کے
۔۔۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا

تو اس ایک کو کیوں نہیں پکڑا آپ لوگوں نے ابھی تک۔۔۔۔۔ تیمور نے بے
قراری سے پوچھا

اسکو ہی گرفتار کرنے آئیں ہیں۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے جواب دیا
کیا مطلب ہے آپکا؟؟؟؟؟؟ منور صاحب نے حیرانگی سے پوچھا
دراصل وہ تینوں لڑکے عدیل کے دوست ہیں اور یہ اغوا عدیل کے کہنے
سے ہوا تھا۔۔۔۔۔ تفتیشی افسر نے کمرے میں موجود ہر شخص پر ایک
بم پھینکا

پاگل تو نہیں ہو گئے ہو تم؟؟؟ سن رہے ہو ہمدانی کیا کہہ رہا ہے یہ
افسر۔۔۔۔۔ منور صاحب نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

تم آرام سے پہلے اس کی بات تو سن لو منور۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب
نے منور صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا

کیا بات سنو۔۔ اور تم بھی اس کی باتوں میں آرہے ہو۔۔۔ تم
بھی یہ سمجھ رہے ہو کہ میرا بیٹا تنابے غیرت ہو گا کہ اپنی بہن کو
اغواء کروائے گا۔۔۔۔۔ منور صاحب خود پر کنٹرول نہیں کر پارہے تھے

آرام سے منور۔۔۔۔۔ عدیل اپنی بہن کنزئی کا اغواء نہیں کروا رہا تھا بلکہ
اسکی ہم نام لڑکی کا اغواء کروا رہا تھا وہ تو بد قسمتی سے اسکی اپنی بہن اس
لڑکی کے ہم نام ہونے کی وجہ سے اغوا ہو گئی۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب
نے منور صاحب کو سمجھاتے ہوئے کہا

منور صاحب کو اپنے سر پر بم کا دھماکا ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔
تیمور اور دانیال صاحب، عمر کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی

Classic Urdu Material

اوہ میرے خدا کیا میں نے وہ سب ٹھیک سنا تھا۔۔۔۔۔
کسنزئی سر جھکائے سوچ رہی تھی

یہ میری بہن کسنزئی ہے۔۔۔۔۔ عدیل کے یہ الفاظ جو وہ اپنی اس
دیوانگی کی حالت میں بار بار کہتا تھا سب کی سمجھ میں آگئے

عدیل کو گرفتار کر کے لے جایا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منور صاحب اور نسیم بیگم دونوں کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ایک بار پھر
آزمائش میں گھر چکے ہیں۔۔۔۔۔

عدیل یہ تم نے کیا کر دیا۔۔۔۔۔ مجھے سے تمہاری تربیت میں کہاں
کمی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ نسیم بیگم نے خود کو کوسا

کسنزئی کو اس صورت حال نے کمزور اور ڈرپوک بنا دیا تھا

مثال کو چپ لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

عدیل کو ذہنی مریضوں کے ہسپتال بھیج دیا گیا۔۔۔۔۔ باقی سب لڑکوں کو اور
کالج کے چوکیدار کو سزا ہوئی۔۔۔۔۔ عدیل کو قدرت کی طرف
سے سزا مل چکی تھی۔۔۔۔۔
اخباروں اور نیوز چینل پر یہ خبر خوب چلی

منور صاحب نے گوشہ نشینی کی زندگی گزارنا شروع کر دی۔۔۔۔۔ سارا
کاروبار تیمور، دانیال صاحب اور عمر کے ساتھ مل کر دیکھتا تھا
کسنزئی اور تیمور ایک نارمل زندگی گزار رہے ہیں۔۔۔۔۔

ختم شد